﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 17

جمعۃ المبارک 03/ستمبر 2010ء

23/رمضان 1431 ہجری قمری ۞ 03/تبوک 1389 ہجری شمسی

شمارہ 36

قبولیت دعا اور بخشش

حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیج دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے۔ کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔

(کنزل العمال)

آپ لوگ محبت، امن اور خوش اخلاقی پر یقین رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا تمام لوگوں کے ساتھ بلا امتیاز حسن سلوک اور خدمت کرنا قابل تعریف ہے۔

آج خلفائے احمدیت کی کوششیں اور دعائیں ہی دنیا میں امن قائم کریں گی۔

عصر حاضر کی بدامنی سے نجات پانے کا ذریعہ صرف احمدیت ہے جو خدا اور انسان کا تعلق قائم کرتی ہے۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قوانین انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔ جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات قابل ستائش ہیں۔

سانحہ لاہور انتہائی افسوسناک ہے جس کی ہر شخص کو مذمت کرنی چاہیے۔ اس دردناک واقعہ پر جس صبر اور برداشت کا جماعت احمدیہ نے مظاہرہ کیا ہے وہ انتہائی عظیم ہے۔ تشدد اور انتہا پسندی کبھی ہمارے مسائل حل نہیں کر سکتے۔

(جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مختلف معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی پُرامن مساعی اور خدمات انسانیت پر خراج تحسین۔)

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(چوتھی قسط)

دوسرے روز بعد دوپہر اجلاس کی کارروائی

نماز ظہر و عصر اور وقفہ طعام کے بعد دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز سوا تین بجے مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم قاری نواب صاحب از قادیان نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جلسہ کی روایات کے مطابق اس اجلاس میں ہمارے معزز مہمان حاضرین سے خطاب کریں گے جو جماعت سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد انہوں نے حاضرین سے خطاب کیا جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۞......کونسلر **Len Gregory**، لارڈ میئر آف برمنگھم۔ برمنگھم کے لارڈ میئر لین گریگری نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ انہیں جماعت احمدیہ یوکے کے 44 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کرکے بہت خوشی ہے۔ جس میں پچاس ممالک سے تیس ہزار سے زائد لوگ شریک ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ یوکے کے اس دس سالہ پروگرام کی تعریف کی جس کے تحت ہر گھر میں پہنچ کر اسلام کا پُرامن پیغام لوگوں کو دیں گے۔ انہوں نے جماعت کے پمفلٹ Loyalty,Freedom,Equality,Respect,Peace اور جماعت کے ماٹو "Love for all Htared fon None" کو بھی سراہا۔ اور اسے قابل تقلید قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے دنوں جماعت احمدیہ یوکے نے برمنگھم میں ایک چیریٹی واک کا انتظام کیا تھا جس میں انہیں بھی شرکت کا موقع ملا۔ اس واک کے ذریعہ ہزاروں پاؤنڈ جمع کر کے مختلف خیراتی اداروں میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت افریقہ میں صاف پانی مہیا کرنے کا جو کام کر رہی ہے وہ بھی انسانیت کی بہترین خدمت ہے۔ انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا۔

۞......کونسلر **Colin Ellar** لارڈ میئر آف ہونسلو۔ ہونسلو کے میئر کونسلر کولن ایلر نے حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ پھر کہا کہ اتنے بڑے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے مَیں اپنے آپ کو ایک معمولی انسان سمجھتا ہوں جسے اتنا بڑا اعزاز دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کو دیکھا ہے۔ اس میں نمائش میں جماعت احمدیہ کے بانی اور خلفاء کی تصاویر بھی دیکھیں اور ان کی وہ پیشگوئیاں جو اس جلسہ کے متعلق انہوں نے کیں اور آج سو سال کے بعد ہم ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی UK میں موجودگی نے اس ملک میں ایک خوبصورت تبدیلی پیدا کی ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیم کو بھی قابل قدر قرار دیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ انہوں نے جلسہ کے منتظمین کے کام کی تعریف کی جنہوں نے خوش اسلوبی کے ساتھ اتنے بڑے جلسہ کا انتظام کیا۔

۞......کونسلر **John Ward** میئر آف فارنہم۔ فارنہم کے میئر کونسلر جان وارڈ نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ مجھے اس اجتماع میں شرکت کرنے کی بہت خوشی ہے۔ اور کہا کہ مَیں تو قریب سے آیا ہوں لیکن یہاں بہت سے لوگ دور دور سے آئے ہیں۔ پھر کہا کہ انتہائی مہربان لوگوں کی میزبانی دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری خوشدامنہ راولپنڈی میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے بھی میرا آپ سے ایک خاص تعلق ہے۔ مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں آیا ہوں اور مَیں نے اسلام اور آپ کی جماعت کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ محبت، امن اور خوش اخلاقی پر یقین رکھتے ہیں جو قابل تعریف ہے۔ آپ کا پُرامن ماحول بہت پُرکشش ہے۔ آخر میں انہوں نے اچھی قسمت اور شکریہ کے اردو الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

۞......**Mr.StuartWindsor** نیشنل ڈائریکٹر فار انٹر فیتھ آرگنائزیشن۔ جناب Stuart Windsor نیشنل ڈائریکٹر انٹر فیتھ تنظیم نے السلام علیکم کے بعد دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا۔ اور پھر لاہور میں معصوم احمدیوں کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ وہ اس فعل کی پہلے بھی مذمت کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ایران وغیرہ ممالک میں جب کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو اپنے جاننے والوں سے کہتے ہیں کہ اسلام جیسے خوبصورت مذہب کی طرف منسوب ہو کر یہ لوگ کس طرح اس طرح مظالم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مذہبی آزادی پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ پاکستان میں مذہبی آزادی کے قیام کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ حقوق انسانی کی تنظیم کے تحت 17 سال سے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

۞......**مکرم طارق چوہدری صاحب ڈائریکٹر یوکے پاکستان چیمبر آف کامرس**۔ یوکے پاکستان چیمبر آف کامرس کے ڈائریکٹر جناب طارق چوہدری صاحب نے السلام علیکم کے بعد کہا کہ وہ چند سال پہلے اس جلسہ میں شریک ہوئے تھے لیکن اس نئی جگہ پر پہلی دفعہ آئے ہیں۔ متعدد ممالک کے لوگوں کو دیکھ کر خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ حضور کا خطاب سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ انسانی حقوق کے متعلق جس طرح حضور نے بات کی ہے اس سے بہتر کوئی نہیں بول سکتا۔ ’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان کو محبت کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے جب کوئی شخص کسی سے نفرت کرتا ہے تو وہ اپنی پیدائش کے مقصد کے خلاف کام کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ Hayes کے صدر صاحب کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے چالیس آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ Hayes میں ایک بہترین مرکز قائم کردیا ہے جہاں جا کر ہر شخص خوشی محسوس کرتا ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ کون کہتا ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ ایسے لوگوں کو شرم آنی چاہئے۔ شکریہ کے الفاظ کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

……**Mr.Tom Cox سابق ممبر پارلیمنٹ**۔ برطانیہ کے سابق ممبر پارلیمنٹ جناب ٹام کاکس نے کہا کہ مجھے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ سے میری دوستی چالیس سال پرانی ہے۔ مَیں آپ کی عالمگیر فیملی کا ممبر ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے لوگ دور دراز کے علاقوں اور ملکوں سے سفر کر کے آئے ہیں۔ آپ کی مذہب سے محبت اور اس کے لئے قربانی قابل تقلید ہے۔ حضور انور کے صبح کے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضور انور نے ایسے مسائل پر بات کی ہے جس کی رہنمائی کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ اور آپ نے بہترین رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پاکستان جانے کا موقع ملا۔ پاکستان کے احمدیوں کے حالات دیکھ کر اور ظلم وستم کی داستانیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ مَیں نے کراچی، فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد میں افسران سے ملاقاتیں بھی کیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مذہبی اختلاف کی وجہ سے اس قدر ظلم کی کبھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بہت متاثر کرنے والا ہے اور کہا کہ مَیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔

……**Ms.Laura Moffot سابق ممبر پارلیمنٹ**۔ سابق ممبر پارلیمنٹ محترمہ لورا مفّت صاحبہ کی دیرینہ خدمات اور جماعت احمدیہ سے نہایت اچھے تعلقات کے پیش نظر مکرم امیر صاحب نے انہیں جماعت کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا۔ جس کے بعد انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ایک بار پھر آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آج عورتوں میں حضور کا خطاب مردوں سے خطاب سے پہلے تھا اس پر بھی مجھے خوشی ہے کہ عورتوں کو ترجیح دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے پہلے مقرر جناب ٹام کاکس نے جو آپ کی تعریف کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ روزمرہ زندگی کے تمام کاموں میں مثبت رنگ میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ پر بعض ممالک میں جو مظالم ہو رہے ہیں اس پر مجھے بہت دکھ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ اس ملک میں بھی ایسا ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہاں میرے اپنے شہر کے بعض لوگوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں نے ان کی اس بات کو فوراً ردّ کر دیا اور کہا کہ سب لوگوں کے متعلق علم حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کا تمام لوگوں کے ساتھ بلاامتیاز حسن سلوک اور خدمت کرنا بہت قابل تعریف ہے۔ شکریہ کے الفاظ کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر ختم کی۔

……**پی جے میر۔ پروڈیوسر اے آر وائی ٹیلیویژن**۔ ARY ٹی وی چینل کے پروڈیوسر جناب پی جے میر صاحب نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ ہم ایک نہایت اہم پیغام کے لئے یہاں جمع ہیں۔ اور وہ پیغام محبت کا پیغام ہے۔ اس پیغام کے بغیر ہم کبھی امن قائم نہیں کر سکتے۔ یہ پیغام سب دنیا کے لئے ہے لیکن اس پیغام کو دل کی گہرائیوں سے سب کو دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت لاہور، اسلام آبا اور پاکستان کے دیگر شہروں میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو صحیح تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ سب لوگوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں صرف دوسروں کے لئے تالیاں نہیں بجانی چاہئے بلکہ ایسا بننا چاہئے کہ دوسرے ہمارے لئے بھی تالیاں بجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اتنے بڑے جلسہ کا انتظام کوئی معمولی کام نہیں۔ اس کے لئے مَیں تمام تنظیموں اور رضا کاروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

……**Mr.Akmurad Khakeev Phd. پروفیسر انسٹی ٹیوٹ آف کلچر، Ashgabot ترکمانستان**۔ ترکمانستان کے ماہر ریاضی پروفیسر اکمورادخاکیو صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھی اور اس سے اس قدر متأثر ہوا کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا۔ انہوں نے حضور انور اور ساری جماعت کو السلام علیکم کہتے ہوئے کہا کہ آج ہم سب کا دل خوشی اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ ہم اپنے دینی بھائی بہنوں کے درمیان موجود ہیں جو آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو قرآن کریم میں رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْن کہا گیا ہے اور آج قرآن کریم کے حقیقی مفسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آج خلفاء احمدیت کی کوششیں اور دعائیں ہی دنیا میں امن قائم کریں گی۔ دُنیا میں جماعت احمدیہ کا وجود خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ عصر حاضر کی بدامنی سے نجات پانے کا ذریعہ صرف احمدیت ہے جو خدا اور انسان کا تعلق قائم کرتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترکمانستان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کا بیج بو دیا گیا ہے۔ آخر پر انہوں نے تمام حاضرین سے اپنے ملک کیلئے دعا کی درخواست کی۔

……**Mr.Angus Deen ممبر آف یورپین پارلیمنٹ**۔ ناروے کے سابق وزیر اور یورپین پارلیمنٹ کے ممبر جناب انگس ڈین صاحب نے کہا کہ اس جلسہ میں شریک ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے پہلی دفعہ اس جلسہ میں شرکت کا موقع مل رہا ہے۔ چند سال پہلے مجھے مرزا طاہر احمد صاحب سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مَیں آپ سے بہت متأثر ہوا کیونکہ مَیں نے آپ سے مذہب اور عام روزمرہ زندگی کے متعلق ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ناروے میں ہمیں لاہور کے واقعات سن کر بہت دکھ ہوا۔ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قوانین انسانی حقوق کے خلاف ہیں انہیں فوراً ختم ہونا چاہئے۔ ساری دنیا کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات قابل ستائش ہیں۔ خدا کرے آپ کا پیغام ہر جگہ پھیلے۔ ہم سب نے اس دنیا میں رہنا ہے اس لئے ہم سب کو ایک دوسرے سے سیکھنا چاہئے اور مل کر کام کرنا چاہئے۔ آج دنیا کو ایک بین الاقوامی دستور کی ضرورت ہے۔ اور میرے خیال میں آپ کا ماٹو ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اس دستور کی پہلی شق ہونی چاہئے۔

……**Mr.Steve McCabe ممبر آف پارلیمنٹ برمنگھم**۔ برمنگھم کے ممبر آف پارلیمنٹ سٹیو مکیب صاحب نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے 44ویں جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یوکے میں پہلا انٹرنیشنل جلسہ ایک ہال میں ہوا تھا جس میں چند لوگ شامل تھے۔ آج اس جلسہ میں 30 ہزار لوگوں کا جمع ہونا ایک غیر معمولی بات ہے جو جماعت کی ترقی کی علامت ہے۔ سانحہ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے جس کی ہر شخص کو مذمت کرنی چاہئے۔ اور ساتھ ہی پاکستان کو جو مالی امداد دی جاتی ہے اس پر بھی نظر ثانی کرنی چاہئے اور پاکستان کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں برمنگھم میں جماعت احمدیہ نے چیریٹی واک کا انتظام کیا تھا جس میں مجھے بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ اس چیریٹی واک کے ذریعہ ہزاروں پاؤنڈ جمع کئے گئے اور مقامی خیراتی اداروں میں تقسیم کئے گئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی تنظیم کے تحت جماعت احمدیہ عظیم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور یہ کام مختلف ممالک میں اور متعدد شعبوں میں ہو رہا ہے۔ یہ سب کام بہت قابل قدر ہے۔ انہوں نے دعوت دئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے ایک بار پھر پُرجوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب UK نے مزید چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کرنے کی دعوت دی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

……**M.P. for Feltham & Heston، Mr. Alan Keen**۔ فیلتھم اور ھیسٹن کے ممبر پارلیمنٹ جناب ایلن کین نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہیں اتنے عظیم جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کو اپنے لئے ایک بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس مہم کو قابل تعریف قرار دیا کہ وہ بسوں پر اشتہار کے ذریعہ سارے ملک میں اسلام کا پُرامن پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات کو بھی قابل قدر اور قابل تقلید قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ لاہور کے مقابلہ پر جس صبر اور برداشت کا جماعت احمدیہ نے مظاہرہ کیا ہے وہ بھی انتہائی عظیم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے حلقہ میں رہنے والے احمدی انتہائی پُرامن ہیں اور ان سے ہمیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگ مجھ سے آپ کے متعلق پوچھتے ہیں تو مَیں کہتا ہوں کہ وہ عظیم لوگ ہیں اور انتہائی پُرامن ہیں اور مجھے آپ سے دوستی پر فخر ہے۔

……**M.P for Brentford & Isleworth، Mary Macleod**۔ میری میکلوڈ ممبر پارلیمنٹ نے السلام علیکم سے اپنی تقریر شروع کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں آج اس وجہ سے یہاں آپ کے درمیان موجود ہوں کہ ہم اور آپ ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں۔ مَیں بھی آپ کی طرح خدا پر ایمان رکھتی ہوں۔ اسی طرح مَیں نے آپ کی بسوں پر اشتہارات کے ذریعہ امن، محبت اور احترام کے فروغ کی مہم کو بھی دیکھا ہے جو نہایت قابل قدر ہے۔ تشدد اور انتہا پسندی کبھی ہمارے مسائل حل نہیں کر سکتے بلکہ یہ ہمارے مسائل کو بڑھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیراعظم صاحب نے حال ہی میں فیملی کے اچھے تعلقات کی بات کی تھی۔ آپ لوگ اس کی ایک شاندار مثال ہیں۔ آپ کا ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بھی قابل تقلید ہے۔ لاہور کے واقعات قابل مذمت ہیں۔ برطانوی حکومت وہ سب کچھ کرے گی جو وہ کر سکتی ہے۔ آپ کی خدمت انسانیت کے کام بالخصوص غریب ممالک میں سکول کھول کر تعلیم دینا قابل ستائش ہے۔ امن، محنت اور باہمی افہام وتفہیم ایسے اصول ہیں جن پر ہم سب کو ہمیشہ مل کر کام کرتے رہنا چاہئے۔ موصوفہ نے اپنے خطاب کے آخر پر برطانیہ کی ہوم سیکرٹری (وزیر داخلہ) کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کی بسوں کے ذریعہ امن کے پیغام کو برطانیہ بھر میں عام کرنے کے لئے مہم کو خراج تحسین پیش کیا۔

……**President & Owner of Tokibo، Mr.Yasuhiko Sata**۔ جاپان کے معروف تاجر جناب یاسوہیکو ساٹا صاحب نے حاضرین کو السلام علیکم کے بعد کہا کہ مَیں ٹوکیو (Tokyo) سے آیا ہوں اور ایک بزنس مین ہوں۔ گزشتہ نومبر میں مجھے حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) سے لندن میں ملنے کا موقع ملا تھا۔ میری بڑی بیٹی بھی ساتھ تھی۔ ہماری مہمان نوازی نہایت اچھے طریق پر کی گئی یہاں تک کہ جاپانی کھانے بھی بنوائے گئے۔

اس کے بعد انہوں نے لاہور میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کیا اور سب حاضرین سے درخواست کی کہ آیئے ہم ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر کے شہداء لاہور کے لئے دعا کریں اور کہا کہ اس وقت جاپان کے سب لوگ بھی اس خاموشی میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ ایک منٹ تک سب حاضرین نے خاموش رہ کر شہدائے لاہور کے لئے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا خوف اور محبت بہت ضروری ہیں جس کی تعلیم بائبل میں بھی موجود ہے۔ اور آج کے معاشی مسائل کا حل بھی اسی میں ہے کیونکہ یہ مسائل لالچ کی وجہ سے بھی ہیں۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ آج کی دنیا کی بے چینی اور دیگر مسائل سے دوچار ہے۔ اس سے نجات کے لئے امام جماعت احمدیہ کا وجود بہت اہمیت رکھتا ہے۔

……**پروفیسر ڈاکٹر کونراڈ**۔ پروفیسر ڈاکٹر کونراڈ نے کہا کہ میری یہاں جلسہ میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ پولینڈ میں جماعت احمدیہ مستعدی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا جماعت احمدیہ سے رابطہ مکرم زبیر صاحب کے ذریعہ ہوا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولینڈ کی احمدیہ جماعت کی مساعی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ تقریباً چھ ماہ قبل انہوں نے مجھے تجویز دی کہ مَیں امام مسجد لندن (مولانا عطاء المجیب صاحب راشد) کے ساتھ ایک سیمینار کرواؤں جس کا مَیں نے انتظام کیا اور اس کا طالبعلموں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اسلامی سیاسیات کے پروفیسر ہیں اور یہ کہ پولینڈ میں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے جو کہ تاتاری مسلمان ہیں۔ پولینڈ کے لوگوں کی اکثریت کیتھولک ہے اس لئے امام صاحب موصوف کے ذریعہ انہیں اسلامی تعلیم کی بہت سی اہم باتوں کا علم حاصل کر کے بہت فائدہ ہوا۔ موصوف نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے یورپ میں اسلام کے پھیلنے کی تاریخ پر باقاعدہ تحقیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس کام کا آغاز جماعت احمدیہ نے ہی کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مَیں نے اسلام کے متعلق بہت سے سیمینار اور کانفرنسوں میں شرکت کی ہے لیکن اتنے بڑے اور اتنے منظّم اجتماع میں کبھی شرکت نہیں کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لندن میں آپ کی سب سے بڑی مسجد کا وجود بھی آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آخر پر انہوں نے جلسہ میں دعوت دئے جانے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

(باقی آئندہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر108

90ء کی دہائی کے بعض مخلص احمدی

(10)

مکرم ہانی طاہر صاحب(3)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم ہانی طاہر صاحب کے قبولِ احمدیت کے بعد تبلیغی اور تالیفی سرگرمیوں اور بعض مناظرات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں باقی امور کا تذکرہ کیا جائے گا۔ہانی طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میرے لئے بہت بڑا نشان

میرے احمدیت قبول کرنے کے صرف ایک ماہ بعد ایک ایسا واقعہ ہوا جو میرے لئے کسی بڑے معجزے سے کم نہیں۔ اس وقت میرے بیٹے احسان کی عمر ایک سال دو ماہ تھی۔مَیں اسے لے کر گھر سے باہر نکلا اور باہر کھلے میدان میں ایک چٹان کے قریب بٹھا کر ٹہلتے ہوئے ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہوگیا۔مَیں ٹہلتے ٹہلتے کبھی سو میٹر تک احسان سے دور چلا جاتا تھا اور پھر واپس آجاتا۔ایک دفعہ جب مَیں نے دور سے اس کی طرف دیکھا تو اسے بے شمار بھڑوں کے درمیان گھرا ہوا پایا۔ہمارے علاقے کی ان خاص بھڑوں کے بارہ میں مشہور ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی کو ڈنگ لے تو اس کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔لیکن اگر کسی کو دو تین یا پانچ دس بھڑیں ڈنگ دیں تو اس کی موت یقینی ہوتی ہے۔ یہ بھڑیں زمین کے اندر اپنا گھر بناتی ہیں اور ان کے انڈر گراونڈ چھتے کے قریب سے بھی کوئی گزرے تو اس پر حملہ کر دیتی ہیں۔ احسان نے تو ان بھڑوں کے چھتے کے پاس جا کر اسے کھودنا شروع کر دیا تھا، اس لئے وہ بیسیوں کی تعداد میں اس کے گرد منڈلا رہے تھے۔مَیں نے جب یہ خوفناک منظر دیکھا تو میرے اوسان خطا ہوگئے۔مَیں حواس باختہ ہوکر بچے کی طرف دوڑا اور اسے بھڑوں کے جھرمٹ سے اچک کر دیوانہ وار ایک سمت میں دوڑنا شروع کر دیا۔جب کافی فاصلہ طے کرلیا اور مجھے خیال گزرا کہ اب شاید بھڑیں میر پیچھا چھوڑ چکی ہیں تو رک کر اپنے بیٹے کو چیک کیا۔اس وقت میری کیفیت کا اندازہ شاید کوئی بھی نہ لگا سکے کہ کیا ہوگی جب مجھے یہ پتہ چلا کہ احسان کو ایک بھی بھڑ نے ڈنک نہیں مارا۔اس کے بعد مَیں نے اپنے آپ کو چیک کیا تو مَیں بھی محفوظ تھا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیسے ہوگیا۔ایسا ہونا ناممکن ہے کہ ہم دونوں بھڑوں کے جھرمٹ میں سے ہوکر آجائیں اور ہمیں کچھ نہ ہو۔ جب مَیں نے لوگوں کو بتایا تو ان کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اگر انہیں اس بات کا یقین نہ ہوتا کہ مَیں کبھی جھوٹ نہیں بولتا تو شاید وہ میری بات کی تصدیق نہ کرتے۔ بلکہ شاید کوئی اور شخص بھی میرے سامنے ایسا واقعہ بیان کرتا تو مَیں خود بھی اس کی تصدیق کرنے سے قاصر رہتا کیونکہ ایسا ہونا محال ہے۔ بلکہ اس کے برعکس واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں مثلاً میرا ایک دوست اپنے گدھے کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ گدھے

مکرم ہانی طاہر صاحب

کا پاؤں بھڑوں کے چھتے کے اوپر آگیا۔جس پر بھڑوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اتنے ڈنگ مارے کہ گدھا مر گیا، جبکہ میرے دوست نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔

اس لحاظ سے میرے لئے یہ ایک بڑے معجزہ سے کم نہیں ہے۔اور خاص طور پر مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے محض ایک ماہ بعد یہ واقعہ ہونا میرے لئے خدا کی خاص تائید اور قدرت کے نشان کے طور پر تھا، جس پر مَیں اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذلک

نارِ بولہبی

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کے قریب ایک مسجد میں ہمارا مناظرہ ہوا تھا اس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور یہ مناظرہ کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ اس مناظرہ میں میرے مدمقابل دو مولویوں نے شرکت کی۔ ان میں سے ایک نے مناظرہ ختم ہونے کے بعد تمام لوگوں کے سامنے مجھے مخاطب کر کے کہا: تبًّا لک سائر الیوم، ألھذا جمعتنا؟ شاید اسے معلوم نہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو صفا کے مقام پر بلا کر اسلام کی طرف دعوت دی تھی تو ابولہب نے یہی الفاظ کہے تھے کہ تیری ہلاکت ہو، کیا تو نے ہمیں اس فضول مقصد کے لئے یہاں جمع کیا تھا؟

ٹی وی پروگرامز

1999ء کے موسم گرما میں مَیں نے 14 پروگرام ریکارڈ کئے لیکن ریکارڈنگ میں کسی خرابی کی وجہ سے کوالٹی اس قابل نہ تھی کہ ٹی وی پر نشر کئے جاسکتے۔ اس کے بعد 2001ء سے لے کر 2005ء تک مَیں نے ''نظرات فی الفکر الإسلامی'' کے عنوان کے تحت درجنوں پروگرام ریکارڈ کروائے جس میں سے پچاس سے زائد پروگرام MTA پر نشر ہوگئے۔اسی اثناء میں مَیں نے جماعتی تفاسیر کے دیگر تفاسیر کے ساتھ موازنہ پر مبنی پروگرام بعنوان ''التفسیر المقارن''، اسی طرح مختلف اہم اسلامی کتب کے تعارف اور ان کے نفس مضمون کے بارہ میں پروگرام ''قراءۃ فی کتاب'' ریکارڈ کروائے۔اس کے بعد مَیں نے محمد شریف عودہ صاحب سے کہا کہ اب مزید پروگرام ریکارڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب لائیو پروگرامز ہونے چاہئیں، کیونکہ موجودہ دور اور حالات میں لائیو پروگرامز کا فائدہ ریکارڈ شدہ پروگرامز سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ مختلف تجاویز اور مراحل سے ہوکر حضور انور کی اجازت سے ایک لائیو پروگرام شروع ہوگیا جس کی ابتداء 4راگست 2005 کو ہوئی اور بعد میں اسے ''الحوار المباشر'' کا نام دیا گیا۔

اسی طرح 15 ستمبر 2009ء سے سوال وجواب پر مبنی ایک اور پروگرام ''سبیل الھدی'' شروع کیا گیا ہے۔

تحریری مناظرات

اعداء جماعت اور مخالفین کے ساتھ انٹرنیٹ پر میری تبلیغی سرگرمیاں بفضلہ تعالیٰ جاری رہتی ہیں، اگرچہ یہ مباحثات محض سوال وجواب سے عبارت ہیں لیکن ان میں سے بعض طوالت کے باعث تحریری مناظرات کا رنگ اختیار کرگئے ہیں۔ بہت سے مخالفین چاہتے ہیں کہ وہ سوال کرتے جائیں اور میں انکے ہر سوال کا جواب دیتا جاؤں، لیکن میں انہیں مجبور کر دیتا ہوں کہ وہ جماعت کا لٹریچر پڑھیں اور اگر انہوں نے بحث کرنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کے بارہ میں بحث کریں اس کے بعد دیگر سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے۔کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود سچے ہیں تو باقی سوالوں کے جواب خود بخود مل جائیں گے لیکن اگر کسی کے نزدیک آپ کی سچائی ہی ثابت نہیں ہوتی تو ایسے شخص کو دیگر سوالوں کے جواب دینا وقت کا ضیاع ہے۔اس لئے میں نے اکثر مخالفین کو یہی کہا ہے کہ شبہات اور اعتراضات کے جوابات سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل پر بات کریں۔

شاید معاند احمدیت فؤاد عطار کے ساتھ میری تحریری گفتگو بعض اہم مباحثات میں سے ایک ہے۔فؤاد عطار عرب دنیا میں شاید جماعت کے چند بڑے مخالفین میں سے ایک ہے اور اکثر عرب مخالفین اسی کی فراہم کردہ معلومات کو استعمال کر کے اپنا غبار نکالتے ہیں۔

فؤاد عطار سے میرا تعارف جامعہ بغداد میں ہوا اور وہاں پڑھائی کے دوران ہم ایک ہی گھر میں اکٹھے رہتے رہے ہیں۔ یوں ہمارے درمیان دوستی کا ایک رشتہ قائم ہوگیا جو وقت گزرنے کے ساتھ گہرا ہوتا گیا۔احمدیت قبول کرنے کے بعد اس کے ساتھ میری بحث کا آغاز 2000ء میں ہوا اور ہماری بحث 2005ء میں اپنے اوج پر تھی۔

فؤاد کے ساتھ میری مختلف موضوعات پر بڑی تفصیلی بات ہوئی جس کا مکمل بیان تو یہاں ناممکن ہے۔تاہم خلاصۃً ان کے بارہ میں ایک دوست کی رائے نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس نے کہا کہ کیا فؤاد کی دل شکنی کیلئے یہی بات کافی نہیں ہے کہ اس کے مضامین اور دن رات کی کوشش سے ایک شخص بھی احمدیت سے مرتد نہیں ہوا لیکن تمہارے (ہانی طاہر) ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔مَیں نے اس دوست سے کہا کہ اس کے برعکس اگر یہ پوچھا جائے کہ فؤاد یا ہانی میں سے کس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ لوگوں کو احمدیت میں داخل فرمایا؟ تو میرا جواب یہ ہوگا کہ فؤاد کے ذریعہ۔کیونکہ ایک کثیر تعداد کو جماعت سے متعارف کروانے میں فؤاد کے مضامین کا بہت عمل دخل ہے۔اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے بعد میں احمدیت کے بارہ میں تحقیق کی اور ہدایت یابی کا راستہ پا گئے۔ہم اس قدر لوگوں تک شاید پیغام نہ پہنچا سکتے ، لیکن فؤاد کے مضامین نے انہیں جماعت کے بارہ میں کافی معلومات فراہم کر دیں۔

خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ فؤاد عطار کا ایک مضمون بطور خاص جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا اور کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بنا ہے جو آج تک اس ایڈریس پر موجود ہے:

(http://alhafeez.org/rashid/arabic/islamicmedia.doc)

اس مضمون میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ احمدیت نے ہماری غلط معلومات کی وجہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔کیونکہ وہ ہماری پیش کردہ بعض غلط معلومات کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اس لئے باقی اعتراضات بھی محض پروپیگنڈہ ہیں۔ ان غلط معلومات میں سے ایک یہ ہے کہ قادیانیوں کی قرآن کے علاوہ ایک کتاب ہے جس کا نام ''کتاب مبین'' ہے۔جبکہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ قادیانی قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔

دوسری یہ کہ قادیانی قادیان میں حج کرتے ہیں۔ یہ بات بھی غلط ہے ۔ قادیانی مکہ مکرمہ میں ہی حج کرتے ہیں لیکن وہ قادیان کو بھی مقدس مانتے ہیں۔وغیرہ وغیرہ۔

یہاں مجھے مسیح پاک علیہ السلام کے کلمات طیبات یاد آرہے ہیں۔آپ نے کیا ہی خوب فرمایا کہ: ''یہ مخالفتیں ہماری مزرعہ کامیابی کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن جلد سوم صفحہ467)

سبحان اللہ ! یہ مبارک الفاظ کس شان سے پورے ہو رہے ہیں کہ مخالفین خود اقراری ہوگئے کہ وہ جھوٹے ہیں۔جن معاندین نے یہ مذکورہ اعتراضات کئے ہیں وہ سب فؤاد عطار کے بقول جھوٹے ہیں اور جماعت احمدیہ کی طرف غلط بات منسوب کرتے ہیں۔

اس جملہ معترضہ کے بعد ہم واپس ہانی طاہر صاحب کی طرف آتے ہیں۔

وقف زندگی

2004ء میں مَیں نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کردی، اور عملی طور پر یہ وقف 2007ء میں شروع ہوا جب مَیں اسلام آباد ٹلفورڈ میں منتقل ہوگیا اور آج تک بفضلہ تعالیٰ عربک ڈیسک میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

ایک نمونہ کا خط

جماعت کے خلاف انٹرنیٹ پر مختلف ویب سائٹس پر جھوٹا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ یہ بیماری عربوں کی طرف بھی منتقل ہوگئی ہے۔ ایسی ویب سائٹس والے بعض عرب احمدیوں کے ای میلز پر اعتراضات بھیجتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل مصر کے بعض اخبارات نے یہ بے پر کی اڑائی کہ مصر میں احمدی عورت مردوں کو بھی نماز باجماعت پڑھاتی ہے اور مردوں کی امامت کرواتی ہے۔ اس خبر کو بعض ویب سائٹس نے بڑا اچھالا۔ ان میں سے ایک ویب سائٹ کے نگران کو مکرم محمد شریف صاحب نے لکھا کہ آپ مختلف اخبارات کے حوالے سے جماعت کے خلاف چھپنے والا غلط سلط مواد اپنی ویب سائٹ پر دے رہے ہیں جس کے بارہ میں آپ کو پہلے تحقیق کر لینی چاہئے تھی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ ہمارا مقصد صرف اس سارے مواد کو جمع کرنا ہے جو احمدیت کے بارہ میں اخبارات و رسائل میں لکھا گیا ہے۔ نیز اگر عورت کی امامت کی خبر آپ کے نزدیک غلط ہے تو آپ اس کے بارہ میں ایک صحافتی بیان شائع کروا دیں۔ محمد شریف عودہ صاحب نے ہانی طاہر صاحب سے اس شخص کو جواب دینے کے لئے کہا۔ ہانی صاحب کے جواب کا خلاصہ قارئین کرام کے استفادہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ انہوں نے لکھا:

آپ نے محمد شریف صاحب کے ساتھ خط وکتابت میں لکھا ہے کہ جماعت کے خلاف مختلف اخبارات و جرائد میں چھپنے والا غلط سلط مواد اپنی ویب سائٹ پر ڈالنے سے آپ کا مقصد جماعت کے خلاف شائع شدہ مواد کو اکٹھا کرنا ہے اور کچھ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرنے کا کام کر رہے ہیں جس پر آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ثابت آتی ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرتا پھرے۔

ہم لوگوں کی غلطیوں کی ٹوہ میں نہیں رہتے تاہم اگر مندرجہ بالا حدیث کے مطابق آپ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں تو یہ ایک بہت بڑا وصف ہے اور اس غلطی پر ندامت کا اظہار کر کے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کر کے آپ اپنے اس وصف کی عظمت میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر اس کے بعد احمدیوں کے خلاف جن تہمتوں کا بطلان آپ کے نزدیک ثابت ہو گیا ہے انکے بارہ میں یہ اعتراف بھی دے دیں کہ یہ بے جا طور پر احمدیوں پر لگائی جاتی ہیں تو آپ اس آیت کریمہ پر عمل کرنے والے بن جائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔(سورۃ المائدۃ آیت 9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

شاید اس طرح کی نصیحت آپ نے پہلے کبھی نہ سنی ہوگی جو اس قدر آپ کی شان میں اضافہ کا موجب ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ یعنی نیکی کی طرف بلانے والا ایسے ہی ہے جیسے کہ اس نے خود وہ نیکی کی ہو، اس لئے مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کے اس نصیحت پر عمل کرنے سے مجھے بھی خدا تعالیٰ اجر سے نوازے گا۔

جو شخص ہماری طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ ہمارا مکہ میں حج اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ قادیان کا سفر نہ اختیار کیا جائے وہ سخت جھوٹا ہے اور جھوٹی بات ہماری طرف منسوب کر رہا ہے۔ اور آپ کو چاہئے کہ بغیر ثبوت کے ایسی بے سروپا باتیں اپنی ویب سائیٹ پر نہ آنے دیں وگرنہ ہم سے زیادہ آپ خود اپنا نقصان کریں گے۔ کیونکہ یہ باتیں ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ اس کے برعکس یہ ہمارے لئے فائدہ کا موجب بنتی ہیں، اس کے باوجود ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ ایسا کر کے گناہ عظیم کے مرتکب ہو جائیں۔

عورت کی امامت کی مناہی کے بارہ میں اگر آپ کو ہماری رائے لینی تھی تو ہماری ویب سائیٹ پر سوال بھیج کر جواب لے سکتے تھے۔ لیکن اس بارہ میں بیان نشر کروانے کے آپ کے مطالبہ سے مجھے سخت حیرت ہوئی۔ آپ ہی مجھے بتائیں کہ اگر کوئی آپ پر ٹانگانیکا کا ایجنٹ ہونے کا الزام عائد کرے تو کیا آپ اس تہمت کی نفی میں بیان جاری کریں گے؟ اور کیا اخوان المسلمین کی جماعت اپنے اوپر لگنے والے ہر الزام کے بارہ میں بیان جاری کیا کرتی ہے؟

اگر آپ نے ہم سے بات کرنی ہے تو ان جھوٹی اور من گھڑت باتوں کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کے بارہ میں بات کریں۔ اور میں اس خط کے ساتھ آپ علیہ السلام کی صداقت کے بیس دلائل بھیج رہا ہوں، اس امید پر کہ آپ اسلامی اخلاق کی پابندی کرتے ہوئے ان پر غور کریں گے۔

اس خط کے جواب میں اس شخص نے نصیحت پر شکریہ ادا کرتے ہوئے عام مروجہ اعتراضات کی خود ہی نفی کی کہ یہ درست نہیں ہیں اور اگر کوئی مسئلہ قابل بحث و تمحیص ہے تو حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا ہے اسلئے وہ مرسلہ دلائل پڑھ کر دوبارہ رابطہ کریں گے۔ مگر اس کے بعد انہوں نے تا حال رابطہ نہیں کیا۔

تبلیغ کے لئے بعض مفید مشورے

آخر پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں کے ساتھ بحث اور انکو تبلیغ کے لئے میں نے جو طریقے کامیاب اور زیادہ کارگر پائے ہیں وہ بھی قارئین کرام کے فائدہ کے لئے عرض کر دوں۔

1۔ اگر بات عیسائیوں کے ساتھ ہو تو آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل کے بارہ میں بات شروع کی جائے اور اس سے قبل شبہات و وساوس اور اعتراضات کا جواب نہ شروع کیا جائے۔ اسی طرح اگر غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ بات ہو رہی ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سے قبل جماعت پر ہونے والے دیگر اعتراضات کا جواب دینا مناسب نہیں۔

2۔ اگر کوئی مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر سیاق سے علیحدہ کر کے اعتراض کے رنگ میں پیش کرے تو خواہ آپ کو اس کا جواب معلوم بھی ہو تب بھی اس سے مطالبہ کریں کہ وہ یہ تحریر پورے سیاق کے ساتھ پیش کرے۔ یوں وہ مجبوراً سیاق پڑھے گا اور اگر سیاق پڑھے گا تو غالب امکان ہے کہ اعتراض کا جواب پا لے گا اور دوبارہ اس عبارت پر اعتراض نہیں کرے گا۔ نیز دیگر عبارات کے بارہ میں بھی اس کا نقطہ نظر تبدیل ہوگا۔

3۔ اگر کوئی گالی گلوچ پر اتر آئے تو ایسے شخص کو سمجھائیں اور اگر باز نہ آئے تو قرآنی آیت: اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (النساء: 141) کے تحت دینی غیرت دکھاتے ہوئے ایسے شخص سے علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے یہاں تک کہ وہ اپنا گرا ہوا طریقِ کلام بدل لے۔

4۔ مخالفین کے ساتھ تمسخرانہ اور تحقیر آمیز رویہ نہ اختیار کیا جائے نہ ہی انکی گالی گلوچ کا جواب گالی گلوچ سے دینا چاہئے، نہ ہی انکے عقائد کے بارہ میں علمی اور مدلل طریق کے علاوہ کسی اخلاق سے گرے ہوئے طریق پر جواب دیا جائے۔ کیونکہ یہ بھی قرآنی حکم ہے کہ: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الانعام: 109)۔

5۔ کوشش کی جائے کہ بحث ایک نقطہ پر مرکوز ہو اور کسی خاص موضوع کو ہی زیر بحث لایا جائے جس پر بات ختم ہونے کے بعد اگلے نقطہ کے بارہ میں بات کی جائے۔ ایک ہی وقت میں مختلف اعتراضات کے جواب دینے اور بار بار ایک موضوع سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے سے کوئی بات بھی صحیح طور پر ثابت نہیں ہوتی اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔

6۔ ہمیشہ پہلے ان امور سے بات شروع کریں جن کے دلائل پختہ اور قاطع ہوں، مثلاً وفات مسیح کے مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے احادیث کے دلائل سے ابتدا کرنا حکمت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں قرآنی دلائل نہایت قاطع ہیں لہٰذا ان سے ابتدا کرنی چاہئے۔ اسی طرح واضح اور آسان فہم امور سے ابتدا کرنی چاہئے۔

7۔ جس کے ساتھ بحث ہو رہی ہو اسے کسی طور سے بھی tease کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے، نہ ہی یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اسے کچھ علم نہیں، نہ ہی اسے اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنا چاہئے کہ اسکا موقف غلط ہے۔ کیونکہ ایسا اسلوب دلوں کی سختی کا موجب ہوتا ہے اور بجائے قریب لانے کے دوری کا باعث بنتا ہے۔ آپ کا ہدف اپنا غلبہ منوانا نہیں ہونا چاہئے بلکہ آپ اور جس کے ساتھ آپ کی بات ہو رہی ہے دونوں کا غلبہ ہدف ہونا چاہئے۔ اور آپ کے مخاطب کا غلبہ اس کے ایمان لانے کی صورت میں ہوگا۔

8۔ ہمیشہ تبلیغ کے لئے ایسے شخص کا انتخاب کریں جس کے اخلاق نسبتاً اچھے ہوں اور بات سننے پر آمادہ ہو۔

9۔ اگر دیکھیں کہ مخاطب آپ کے ہر استدلال کو ماننے سے انکاری ہے اور ہر بات پر اعتراض کرتا ہے تو اسے کہیں اچھا آپ بتائیں اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ پھر اس کی رائے یا تفسیر کے سقم بتائیں اور جب اس کا استدلال درست نہ رہے گا تو آپ کی تفسیر اور آپ کا استدلال خود بخود درست تسلیم کیا جائے گا۔

10۔ بحث مباحثہ میں یا تقریری و تحریری تبلیغ میں انتہا درجہ کی سچائی اور وضاحت اور شفافیت ضروری ہے۔ ایسی بات کی بھی وضاحت کر دیں جس سے آپ سمجھیں کہ مخاطب کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ مثلاً اپنا نام بدل کر تبلیغ کرنا نامناسب ہے۔ اسی طرح اگر آپ کسی کو کسی اہم مسئلے پر کوئی آرٹیکل بھیجتے ہیں تو اس شخص کا نام لکھیں جس نے یہ آرٹیکل تحریر کیا ہے۔ یا اگر نام نہ بھی لکھیں تو وضاحت ضرور کر دیں کہ آپ کا نہیں ہے۔

مکرم ہانی طاہر صاحب کے بارہ میں اس آخری قسط کے اختتام پر خاکسار ایک بات کا بطور خاص ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

مکرم ہانی صاحب بفضلہ تعالیٰ بہت محنتی اور وقت کی قدر کرنے والے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے مختصر وقت میں نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کرنے کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ انکے مضامین کا ذکر ہوا ہے، اس سلسلہ میں عرض ہے کہ انہوں نے تقریباً ہر اہم موضوع پر ایک مضمون لکھا ہوا ہے اور بوقت ضرورت سہولت کے ساتھ اسے ڈھونڈ بھی لیتے ہیں۔ اس لئے کوئی بھی سوال ہو اسکا جواب کسی نہ کسی مضمون میں ان کے پاس تیار ہوتا ہے۔ لہٰذا فوراً وہ مضمون نکال کر سائل کو روانہ کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم ''الحوار المباشر'' کی تیاری کر رہے تھے کہ اسی دوران ہمیں پتہ چلا کہ ایک ویب سائیٹ نے جماعت کے خلاف کچھ الزام تراشی پر مبنی آرٹیکل شائع کیا ہے۔ ہم اس وقت کسی اہم مسئلہ کے بارہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ ابھی ہماری گفتگو ختم نہ ہوئی تھی کہ اچانک مکرم محمد شریف عودہ صاحب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ سبب پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ہماری گفتگو کے دوران ہانی صاحب نے اپنے ایک مضمون سے اخبار کی الزام تراشیوں کے جواب پر مشتمل حصہ اس ویب سائٹ کو ارسال کر دیا اور عجیب بات ہے کہ ویب سائٹ والوں نے فوراً اسے تبصروں کے خانہ میں نشر بھی کر دیا۔ گویا ہماری گفتگو کے دوران ہی انہوں نے ویب سائٹ کی الزام تراشیوں کا جواب دے دیا۔

{مکرم ہانی صاحب کا جذبہ وشوقِ دعوت الی اللہ بہت سے احباب کے لئے قابل تقلید ہے۔ فی زمانہ قلم کا یہ جہاد بہت ہی عظمت اور شان رکھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے بار بار احباب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ہمارے احباب بالخصوص نوجوانوں کو احمدیہ علم کلام سے آراستہ ہو کر خدمت و نصرت دین کے اس میدان میں کثرت سے آگے آنا چاہئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعا کا حقدار بننے کی کوشش کرنی چاہئے جس میں آپ فرماتے ہیں:

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے اُو بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اے خداوند کریم سینکڑوں کرم اس شخص پر فرما جو دین کا مددگار ہے۔ اگر کبھی آفت آئے تو اس کی مصیبت ٹال دے۔ (مدیر)}

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کے لئے، دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اب اور کوئی راستہ نہیں ہے، مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جس کے راستے ہمیں قرآن کریم پڑھنے سے ہی ملیں گے۔ اور جس کے نمونے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک رسول ﷺ کے اُسوہ میں ہی ملیں گے۔

آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے حوالہ سے آپ کی عبادات اور احکامات الٰہیہ کی پاسداری کے پاک نمونوں کی روشنی میں احباب کو نصائح۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو۔ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کی دعا کرے۔

پاکستان اور پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں خاص طور پر دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملائے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو شَرُّ النَّاس ہیں ان کا خاتمہ فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 13/اگست 2010ء بمطابق 13 ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ :187)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مبنی یہ آیت روزوں کے حکم اور ان کی تفصیلات کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ یعنی خد تعالیٰ کا عبد بننا اور دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ دیکھنا یہ ایک مجاہدہ کو چاہتا ہے۔ اور رمضان کے روزے بھی ایک مجاہدہ ہیں جو اس کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ایک مومن کو رکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھتے ہوئے رکھنے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں نہ کہ صرف فاقہ۔ اور یہ کہ اس کے لوازمات کیا ہیں؟ ان کا بھی پوری طرح علم ہونا چاہئے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا روزے ایک مجاہدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کو نہ کسی کے فاقہ زدہ رہنے سے غرض ہے نہ ظاہری عبادتوں سے غرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جیسا کہ ہم نے دیکھا پکارنے والی کی پکار کا جواب دینے کو مشروط کیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ جو بھی مجھے پکارے، مَیں فوراً اس کا جواب دینے کے لئے بیٹھا ہوں۔ مَیں جواب دوں گا چاہے جیسا بھی اس کا عمل ہو، جیسی بھی اس کی حالت ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ ۔ پس اگر یہ میرے بندے دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں تو پہلے اُن کا فرض ہے کہ میری بات کو سن کر اس پر لبیک کہیں اور دوسری بات یہ کہ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ مجھ پر ایمان لائیں۔ یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر ایمان لائیں۔ اپنے ایمان کو پختہ کریں اپنے ایمان میں ترقی پیدا کریں۔ کیونکہ ایمان صرف ایک دفعہ کا خالی خولی اقرار نہیں ہے بلکہ اس میں ترقی کی طرف قدم بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔ اور جب ایسی حالت ہوگی تبھی کوئی شخص ہدایت پانے والا بھی کہلائے گا اور وہ مقام بھی حاصل ہوگا جو ایک حقیقی مومن کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا ہے کہ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی نیکی اور ہدایت کی طرف قدم بڑھتے چلے جائیں اور ہدایت میں کاملیت کی تلاش رہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ باتیں جن پر لبیک کہنا ہے اور جن سے خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں بڑھنا ہے ان کا پتہ کہاں سے ملے گا؟ اس کا پتہ دینے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم دی ہے جو تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع میں فرمادیا کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت :3) یہی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ ہدایت کے متلاشی ہیں، جو لوگ خدا تعالیٰ پر اپنا ایمان مضبوط کرنا چاہتے ہیں، جو لوگ نیکیوں کی انتہا کو چھونا چاہتے ہیں، جو لوگ ان دعاؤں کی قبولیت کو چاہتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں، ان کے لئے کوئی راستہ نہیں مگر یہ کامل کتاب جو کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خالص عبد بننے کے لئے، دعاؤں کی قبولیت سے حصہ لینے کے لئے اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اب اور کوئی راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ خدا تعالیٰ کے ان احکامات پر عمل کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ جس کے راستے ہمیں قرآن کریم پڑھنے سے ہی ملیں گے اور جس کے نمونے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ہی ملیں گے۔

اصل میں تو قرآن کریم کی عملی تصویر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس کی طرف ہدایت فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو فرمایا ہے کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ يَرْجُوااللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَاللّٰهَ کَثِيْرًا (سورۃ الاحزاب: 22)۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کے ملنے کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔ پس یومِ آخرت پر ایمان اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے پر ایمان اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول ہے جب اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اپنانے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ اُسوہ اپنانا بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہے جو مَیں نے پہلے آیت تلاوت کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں، اگر وہ میرے بندے ہیں، مومن ہیں تو یقیناً وہ تجھ سے ہی اے رسول میرے بارہ میں سوال کریں گے۔ کیونکہ سوال اس

سے کیا جاتا ہے جو اس راہ کا جاننے والا ہو جس کا پتہ پوچھا جا رہا ہے جو اس میدان کا کھلاڑی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے، جانے کی خواہش رکھنے والے ہی اس سے پوچھنے کی کوشش کریں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص رسول اور پیارا فرمایا ہے۔ جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بھی اس کی پیروی کرنی ضروری ہے۔ ایک مسلمان، ایک مومن تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی اور سے راستہ پوچھے یا کسی اور کو اپنے لئے اُسوہ سمجھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مومنین کے لئے، ہمارے لئے، ہم جو اس زمانے میں رہنے والے ہیں، ان کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اسوہ ہو سکتا ہے۔ تو آپؐ کے اصحاب ہیں جنہوں نے آپؐ کی کامل پیروی کی۔ اور یا پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کا عاشقِ صادق ہے جس نے ہمیں قرآنِ کریم کے احکامات سمجھنے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کے نئے اسلوب سکھائے ہیں۔ پس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اُسوہ قائم کرنے والے ہیں ان سب کا مرکز اور سَوتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عبدِ کامل ہیں اور قیامت تک کوئی ایسا عبدِ کامل پیدا نہیں ہو سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معیار کا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ اِس عبدِ کامل کو فرماتا ہے کہ جو بندے میرا قرب حاصل کرنے کے لئے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تیرے اردگرد جمع ہو گئے ہیں اور میرے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ میں کہاں ہوں؟ تو انہیں بتا دے کہ اِنِّیْ قَرِیْب کہ مَیں قریب ہوں۔ لیکن اس قرب کو پانے کے لئے بھی معرفت کی نظر چاہئے۔ نظر میں وہ تیزی چاہئے جس سے مَیں نظر آؤں۔ اور یہ معرفت اور نظر کی تیزی حاصل کرنے کے لئے بھی میرے پیارے کے اُسوہ کی طرف دیکھو۔ کیونکہ وہی ہے جو کامل طور پر میری تعلیم پر عمل کرنے والا ہے۔ جنہوں نے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو دیکھ کر اس پر عمل کیا، جنہوں نے سچا عشقِ رسول دکھایا وہ باخدا بن کر حقیقی عبد بن گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھے۔ انہوں نے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان کا مزا چکھا۔ انہوں نے اپنی دعاؤں کے جواب سنے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے۔ پس آج بھی سوال کرنے والوں کے لئے وہی جواب ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھا۔ آج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اُسی طرح زندہ ہے جس طرح ہمیشہ سے زندہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ پس اگر ضرورت ہے تو ان احکامات کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ضرورت ہے تو اس کے رسول کے اُسوہ اور تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس اُسوہ کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دیکھتے رہنا چاہئے تا کہ ہمارے نیکیوں کے معیار بڑھیں، تا کہ ہم اپنی خامیوں پر نظر رکھ سکیں، تا کہ ہمارا خدا تعالیٰ پر ایمان پختہ ہو، تا کہ ہم دعاؤں کے فلسفے کو سمجھ سکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے عمل اور اُسوہ سے ہماری تربیت اور رہنمائی فرمائی ہے وہاں مومنین کو نصائح بھی فرمائی ہیں۔

رمضان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے، عبادات کو بجا لانے، فسق و فجور سے بچنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کا مہینہ تو ہے ہی اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ تو یہ ہے ہی۔ اس میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کئی سو گنا بڑھ جایا کرتا تھا۔ مثلاً صدقہ و خیرات کے ادا کرنے میں آپ بے انتہا سخی تھے۔ عام حالات میں بھی تھے جس کا کوئی عام انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ رمضان میں آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی رمضان حدیث نمبر 1902)

اسی طرح عبادات اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکامات پر عمل کا حال ہے۔ یہ جو مَیں نے کہا اور اکثر کہا جاتا ہے کہ آپ کے عمل تک عام انسان نہیں پہنچ سکتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کے اُسوہ کی پیروی کرو۔ اس سے قطعاً یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ جب اس مقام تک پہنچنا نہیں تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اُسوہ کیسا؟ یہ مضمون بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی استعدادیں رکھی ہیں۔ جس کی جس قدر استعداد ہے اسے اس کو استعمال میں لانے کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ جو ہر ایک کی طاقت اور استعداد کو جانتا ہے، جو انسان کی استعداد سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا اس نے یہ فرمایا ہے کہ یہ اُسوہ تمہارے سامنے ہے تم نے اس کی پیروی کرنی ہے۔ اس پیروی کی وجہ سے تمہاری استعدادوں کے مطابق تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ استعدادوں کی تعیین کرنا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس انسان میں کتنی استعداد ہے۔ انسان کا کام ہے کہ اپنی کوشش کی انتہا کر دے اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ انسان کا کام، ایک مومن کا کام جہاد کرنا ہے اور جہاد کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کرنا کسی کام میں پورے شوق اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے جُت جانا۔ اس حد تک کوشش کرنا کہ انسان تھک کر چُور ہو جائے۔ یہی جہاد کے معنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف آنے کے طریق بتائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جَاھَدُوْا کا لفظ استعمال فرما کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک انسان کو جو ایمان میں بڑھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے جہاد کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کی ضرورت ہے جو مسلسل ہو اور اسے تھکا کر چُور کر دے۔ جب ایسی کوشش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑھ کر ایسے انسان کو گلے لگا لیتا ہے۔ حکم تو یہ فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ کریمی یہ ہے کہ بے شک یہ حکم تو دیا ہے کہ مجھ تک پہنچنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرو لیکن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ ان مومنوں کو بتا دے کہ جب وہ ایک قدم میری طرف بڑھتے ہیں تو مَیں دو قدم بڑھتا ہوں۔ جب وہ چل کر آتے ہیں تو مَیں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس انسان کی کوششیں تو نام کی کوششیں ہیں۔ ہمارا پیارا خدا تو ایسا دیالو خدا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ میرے بندے نے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ یعنی میری بات پر لبیک کہنے پر عمل کرتے ہوئے قرب پانے کے لئے پہلا ہی قدم اٹھایا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے یہ فاصلے کم کرتا چلا جاتا ہے اور ایک کمزور انسان اور عبدِ رحمان بننے کے خواہشمند کو سینے سے لگا لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف آنے والے بندے کو پا کر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو ایک ماں کو اپنے گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب ۔باب رحمۃ الوالد وتقبیلہ ومعانقتہ حدیث نمبر 5999)

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلوے ہیں ورنہ ایک عاجز انسان کی کیا کوشش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہی ہے جو اسے اپنے قریب لے آتی ہے۔ بہرحال مَیں واپس اپنی بات کی طرف آتا ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ جو خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کی ایک کامل تصویر تھے رمضان میں تو اس کے غیر معمولی نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن عام حالات میں بھی آپ کی عبادتوں، اخلاقِ فاضلہ اور حقوق کی ادائیگی کی وہ مثالیں نظر آتی ہیں جو کسی انسان میں نہیں ہو سکتیں۔ آپ کی عبادت کے معیار اور دوسری باتوں کی چند مثالیں مَیں پیش کرتا ہوں۔

ایک روایت ہے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گِر جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کا ایک حصہ شدید زخمی ہو گیا۔ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اس لئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن اس حالت میں بھی نماز باجماعت کا ناغہ نہیں کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً فحضرت الصلاۃ فصلی بھم جماعۃ حدیث نمبر 5658)

پھر غزوۂ اُحد میں جب لوہے کی کڑیاں آپ کے رخسارِ مبارک میں ٹوٹنے کی وجہ سے آپ انتہائی زخمی تھے اور تکلیف کی حالت میں تھے تو اس دن بھی جب اذان کی آواز سنی تو اسی طرح نماز کے لئے تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از شروح الحرب ترجمہ اردو فتوح العرب از محمد بن عمر واقدی مترجم مولوی ممتاز بیگ صفحہ 387 تا 390 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

پھر حضرت عائشہؓ نے آپ کی نمازوں کا، نوافل کا نقشہ کھینچا ہے کہ نماز کی ہر حالت کی لمبائی اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ حدیث نمبر 1147)

پس یہ عبدِ کامل تھا جس نے عبادت کا ایک حسین اُسوہ قائم فرمایا۔ جس نے صحابہ کی عبادتوں میں بھی حسن پیدا کر دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہیں، تبھی مَیں اپنے قرب کا پتہ دے سکتا ہوں تو اس کا سب سے پہلا اور اہم اور بنیادی مرحلہ جس سے گزرنا ضروری ہے وہ اپنی عبادت میں طاق ہونا ہے۔ اور یہ عبادت صرف آج کل ہم نے رمضان کی وجہ سے ہی ایک خاص ذوق اور شوق سے نہیں بجا لانی بلکہ جیسا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ عام دنوں میں بھی، عام حالات میں بھی، بلکہ بیماری اور جنگ کی وجہ سے زخمی حالت میں بھی آپ ﷺ حقِ بندگی ادا کرتے ہوئے اپنی باجماعت نمازوں کو نہیں بھولے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ مومن کی نشانی یہ ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (البقرۃ: 04) کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نماز کے اوقات میں جمع ہوتے ہیں۔ تو وہ کامل انسان جس سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا تھا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

وَنُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) اے نبی! تو اعلان کردے کہ میری نمازیں اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے تو وہ اس بات کو کس طرح برداشت کرسکتا تھا کہ کسی بھی حالت میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے سرمُو رُوگردانی کی جائے یا اسے ٹالا جائے۔ بلکہ آپ تو اپنی آخری بیماری میں بھی جب کمزوری کی انتہا تھی اور چلا نہیں جاتا تھا تو سہارے سے مسجد میں تشریف لائے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان ایشھد الجماعة حدیث نمبر 664)

پس یہ سب کچھ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے تھا۔ پس ایمان میں بڑھنے کی اور عمل کی معراج بھی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب محبت کی بھی انتہا ہو۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محبت کی انتہا کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ تم جو سوال کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو اس محبوب کے عمل میں دیکھو۔ میرے حقیقی عبد بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرو پھر مجھے اپنے قرب میں دیکھو گے۔

اگر صرف رمضان میں ہی اپنی مسجدیں آباد کیں اور پھر مجھے بھول گئے یا آج جو مشکل کے دن تم پر آئے ہوئے ہیں تو اس میں مسجد میں آنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہو۔ اور حالات ٹھیک ہونے پر مجھے بھول گئے یا وقت گزرنے پر مجھے بھول گئے تو یہ میری بات پر لبیک کہنا نہیں ہے۔ یہ تو اپنی غرض کو پورا کرنا ہے۔ میری بات پر لبیک کہنا تو تب ہوگا جب یہ حالات، یہ جذباتی کیفیت، یہ مشکل وقت، رمضان کا یہ عمومی روحانی ماحول ختم بھی ہو جائے گا تو تب بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادتوں اور اپنے عمل کو میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مستقل طور پر بجالانے کی کوشش کروگے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حالات کی وجہ سے عبادت کی طرف توجہ ہے۔ آج کل پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں اس نے پوری دنیائے احمدیت کو عبادت کے معیار بہتر بنانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کی طرف مائل کیا ہے۔ کئی لوگوں کو دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے تسلی بھی دلائی گئی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا مشاہدہ کرلیا۔ پاکستان میں احمدیوں پر سخت حالات اور اس کے بعد جو جلسوں نے اس کیفیت کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے۔ اور پھر اب رمضان آگیا ہے۔ یہ دعاؤں کا، دعاؤں کی قبولیت کا، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک مہینہ ہے۔ اس میں جہاں یہ کوشش اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ یہ حالت اب ہم میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے۔ رمضان ختم ہونے اور وقت گزرنے کے ساتھ آہستہ آہستہ کہیں ہم پھر اپنی کمزوری کی طرف نہ چلے جائیں۔ احمدیوں کو یہ احساس بھی ہے کہ جلسوں نے جو کیفیت جاری رکھی ہے اب رمضان آنے سے اس میں مزید جِلا پیدا ہوگی اور اس کے لئے دعا کے لئے لکھتے بھی ہیں۔ لیکن یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ یہ عارضی تبدیلی نہ ہو بلکہ مستقل نوعیت کی تبدیلی ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرتے چلے جائیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی دعاؤں، عبادتوں اور نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل کریں جس کا تسلسل کبھی ختم نہ ہو۔ ہماری عبادتوں کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ ہمارے تقویٰ کے معیار اونچے ہوتے چلے جائیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ جو طریق بتایا ہے وہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جُز یہی دعا ہے۔ کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجاتِ ضروریہ کے لئے ہوتی ہیں اسے مانگنی بھی نہیں پڑتیں''۔ فرمایا کہ ''بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 617 جدید ایڈیشن ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ یہ دعا بہت مشکل دعا ہے اور اس کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اصل دعا یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی دعا کرے۔ پس یہ دعا ہے جو اصل ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ میری بات پر لبیک کہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بھرا پڑا ہے۔ ان پر عمل ہوگا تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں۔ تمام کا بیان تو ایک مجلس میں ہو نہیں سکتا۔ رمضان کے مہینے میں جب تلاوت کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوتی ہے، قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، درس وغیرہ سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے تو ان میں ان احکامات پر غور کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا۔ آپ کی عبادت کے بارہ میں تو ایک ہلکی سی جھلک مَیں نے دکھائی کہ کیا معیار تھا؟ اب آپ کے اُسوہ کے چند اور نمونے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ۔ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:35) اور اپنے عہد پورے کرو، یقیناً عہد کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی۔ اب اس میں کس حد تک آپؐ پابندی فرماتے تھے۔

ایک روایت میں حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ میرے بدر کی جنگ میں شامل ہونے میں یہی روک ہوئی کہ مَیں اور میرا ساتھی ابوسہل گھر سے نکلے۔ راستے میں کفارِ قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور پوچھا تم محمدؐ کے پاس جارہے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم مدینہ جارہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شامل نہیں ہوں گے۔ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو۔ ہم دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد حدیث نمبر4639)

فرمایا کہ تم جاؤ اپنا عہد پورا کرو۔ گو ہمیں ضرورت تو ہے لیکن ہم اب دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کا اعلیٰ معیار ہے۔ بدر کی جنگ میں ایک ایک فرد کی مدد کی ضرورت تھی۔ کفار کا لاؤ لشکر جو ہر طرح سے لیس تھا، اس کے مقابلہ پر دیکھا جائے تو مسلمانوں کی حیثیت نہتوں جیسی تھی۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ تم عہد کرچکے ہو پس یہ عہد پورا کرو۔ میں دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہوں گا۔ اور پھر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا اور تاریخ نے اسے محفوظ کرلیا اور دشمن بھی آپ کے اس عہد کے معترف ہیں، لیکن اس عبدِ کامل کو جس کو پہلے بھی اپنے خدا پر بھروسہ تھا اور وہ خدا جو اس عبدِ کامل کے ہر وقت قریب رہتا تھا اس نے کس طرح اپنی قربت کا نشان دکھایا کہ آپ ﷺ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے نہتوں اور کمزوروں کو طاقتوروں اور لاؤ لشکر سے لیس فوج پر نہ صرف غلبہ عطا کردیا بلکہ ایسا غلبہ عطا فرمایا جو واضح غلبہ تھا۔ جس یقین سے آپ نے فرمایا تھا کہ مَیں دعا سے خدا تعالیٰ کی مدد چاہوں گا اس یقین کو سچے وعدوں والے خدا نے پورا فرمایا اور صحابہ کے ایمان کو مزید مضبوط کیا اور دشمن پر ہیبت طاری فرمائی۔

ایک عورت نے فتح مکّہ کے موقع پر دشمن کو پناہ دینے کا وعدہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ہانی! جسے تُو نے پناہ دی، اسے ہم نے پناہ دی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفاً بہ حدیث نمبر357)

پس ایک مومنہ کے زبان دینے کا آپ نے اس قدر پاس کیا کہ باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ جیسے لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی، آپؐ نے جو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے آئے تھے فرمایا کہ اپنے وعدے کا پاس کرو۔ اور کیونکہ تم نے وعدہ کرلیا ہے اس لئے ہم بھی تمہارے وعدے کا پاس کرتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں، آج کل کے معاشرے میں، ذرا ذرا سی بات پر عہد شکنیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہوتا ہے۔ غیروں میں تو خیر بہت زیادہ ہے لیکن جماعت میں بھی ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض اوقات جھوٹ کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔ جب مقدمے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں یا معاملات پیش کئے جاتے ہیں، تو ایک عہد شکنی ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے جھوٹ بھی بولا جارہا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبدیت سے ویسے ہی نکال دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جھوٹ اور شرک کو جمع کرکے یہ واضح فرمادیا کہ جھوٹ اور شرک برابر ہیں جیسا کہ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''قرآن شریف میں جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31)۔ فرمایا دیکھو! یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 جدید ایڈیشن ربوہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پس جب انسان اپنے معاملات میں جھوٹ شامل کر لیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ ایسے شخص کو شرک کرنے والے کے برابر ٹھہراتا ہے۔ اور شرک کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی عبدیت کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چھوٹی موٹی غلط بیانی جو ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔ یہ جھوٹ کے زمرہ میں نہیں آتا، حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات دوسروں کو بتاتا پھرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے یہ باریکیاں ہیں جن کو اختیار کرنے کا حکم ہے۔ یہ باتیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ہم سے لبیک کہلوانا چاہتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جو ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عبد بناتی ہے۔

روزہ کے حوالے سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل به فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پھر ایک روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس ڈھال کو جھوٹ اور غیبت کے ذریعے نہیں پھاڑتا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف الصاد حدیث نمبر 5197 جز اول و دوم صفحہ 320 دارالکتب العلمیة بیروت ایڈیشن 2004ء)

کیونکہ روزہ تو ایک مومن رکھتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو ایمان تو ختم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھا جاتا ہے۔ جب جھوٹ آ گیا تو خدا تعالیٰ تو بیچ میں سے نکل گیا۔ تب تو شرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے روزہ بھی ختم ہو گیا۔ یہ تو خاص روزے کے حالات کے لئے ہے۔ لیکن عام حالات میں بھی جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ پس اس رمضان میں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی بعض کمزوریوں کا جائزہ لے کر انہیں دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتے ہیں۔ ایمان میں مضبوطی کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنے والے بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اِنِّیْ قَرِیْب کی آواز کو سن سکتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے حقوق کے بارے میں بڑی تفصیل سے بتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں اس کی بہت تفصیل نظر آتی ہے، اس کی باریکیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً ایک حق ہے صلہ رحمی کا۔ یہ حق بعض لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں۔ مثلاً رحمی رشتوں کی ادائیگی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور ہر نکاح پر ایک آیت پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اس کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ حالانکہ رحمی رشتے جو آپس میں قائم ہوتے ہیں وہ تو دونوں طرف کے رشتے ہیں۔ لڑکے کی طرف کے بھی، لڑکی کی طرف کے بھی۔ اگر ان کا حق ادا کیا جائے تو بہت سارے مسائل جو رشتوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ پیدا نہ ہوں جن کی تعداد اب بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج کل بعض رشتوں میں دراڑوں کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ صرف رحمی رشتوں کا پاس فرمایا کرتے تھے بلکہ رضاعی رشتوں کا بھی بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ پس یہ اُسوہ آج کل کے فساد کو ختم کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے میں آج کل بہت بڑی وجہ بنی ہوئی ہے۔ مَیں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایک دوسرے کے رشتوں کی قدر نہ کرنا بھی خاوند بیوی کے تعلقات میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ بننے کا فیض اٹھانا ہے تو عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے اور اعلیٰ اخلاق کا بھی مظاہرہ کرنا ہو گا۔ میرے بندوں کے بھی حق ادا کرنے ہوں گے جس کا اسوہ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں قائم فرمایا اور جس کی نصائح آپؐ نے ہمیں فرمائیں۔ اور جب ہماری یہ حالت ہو گی تو ہم ان لوگوں میں شمار ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تو قریب ہوں، تم دُور ہو۔ پس اپنے اعمال درست کرتے ہوئے میرے قریب آؤ تو مجھے اپنے قریب پاؤ گے‘‘۔ یہ دوطرفہ معاملہ ہے اور اس میں بھی پہل بہرحال بندے نے ہی کرنی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس اصل کو سمجھنے والے ہوں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اپنے گناہوں سے بچنے کے لئے دعائیں مانگنے والے ہوں تا کہ اس بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے بننے والے کہلا سکیں۔

رمضان کے دنوں میں ایک یہ دعا بھی کریں، جماعت اسے پہلے بھی کر ہی رہی ہے، یاد دہانی کرواتا ہوں کہ پاکستان کے بارہ میں خاص طور پر دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں کے بارے میں خاص طور پر دعا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں ملائے۔ جماعت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اپنی خارق عادت قدرت کا جلوہ دکھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو شَرُّ النَّاس ہیں ان کا خاتمہ فرمائے۔ پاکستان کی جو حالت ہے یہ لوگ جو وہاں کے اربابِ حل وعقد ہیں، جو لیڈرشپ ہے سمجھ نہیں رہے کہ کس طرف جا رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بقیہ: رمضان اور روزہ از صفحہ نمبر 9

کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔‘‘

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20۔ بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

رمضان کے روزے فرض ہیں

روزہ ایک اہم عبادت ہے۔ اسلام سے قبل بھی قریباً تمام اقوام میں روزہ کا ذکر ملتا ہے گو اس کے طریق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے رمضان کے روزے ایک معین شکل میں فرض قرار دیئے ہیں۔ روزہ دار کے لئے فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے مجتنب رہنا لازمی ہے۔ ہاں مریض اور مسافر کے لئے رخصت ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی دوسرے ایّام میں پوری کر لیں۔ روزہ کے سلسلہ میں بعض لوگ حد سے زیادہ سختی اور بعض بہت نرمی اختیار کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات درج ذیل ہیں۔

فرمایا:

’’کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔‘‘

(الحکم۔ جلد 11، صفحہ 7، مؤرخہ 24 فروری 1907ء، صفحہ 14)

’’تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 336)

’’مِنْکُمْ کا لفظ قرآن کریم میں تقریباً 82 جگہ آیا ہے اور بجز دو جگہ کے جہاں کوئی خاص قرینہ قائم کیا گیا ہے باقی تمام مواضع میں مِنْکُمْ کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ ....فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ یعنی جو تم میں سے مریض یا سفر پر ہو تو اتنے ہی روزے اور رکھ لے۔ اب یہ سوچو کہ کیا یہ حکم صحابہ ہی سے خاص تھا یا اس میں اور بھی مسلمان جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے شامل ہیں۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن۔ جلد 6، صفحہ 331)

’’انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔‘‘

(البدر۔ جلد 1، صفحہ 7، مؤرخہ 12 دسمبر 1902ء، صفحہ 52)

فرض روزہ کے سلسلہ میں اپنا طریق عمل واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

(الحکم۔ جلد 5، صفحہ 3، مؤرخہ 24 جنوری 1901ء۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورة البقرہ، صفحہ 258)

(باقی آئندہ)

درخواستِ دعا

28 رمئی 2010ء کو لاہور میں دارالذکر اور بیت النور پر دہشتگردوں کے حملہ کے نتیجہ میں کئی احباب زخمی ہوئے۔ بعض اس وقت بھی زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ شہداء اور ان کے پسماندگان کے ساتھ ساتھ ان زخمی احباب کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی، فعال اور اپنے فضلوں سے معمور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

رمضان اور روزہ کے بارہ میں
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

(چوہدری رشیدالدین ۔ کینیڈا)

عبادات میں روزہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔کم کھانے اور بھوک برداشت کرنے کو روحانی ترقی کرنے کے لئے ہمیشہ ضروری سمجھا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔تمام امّتیں روزہ سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی اہمیت ہر مذہب و ملّت میں تسلیم کی گئی ہے۔تاہم اسلام نے اسے ایک کامل اور برتر شکل میں پیش کیا ہے اور اسے نفس کی قربانی کا ایک مکمل ذریعہ بنادیا ہے۔اسلامی روزہ میں انسان پو پھٹنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔نیز جنسی تعلقات سے مجتنب رہتا ہے۔ وہ اپنا وقت عبادات اور ذکر الٰہی میں صرف کرتا ہے۔ ہر بالغ اور عاقل مسلمان کو رمضان کا پورا مہینہ لگاتار روزے رکھنے کا حکم ہے۔جولوگ بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے ارشاد ہے کہ وہ اس دوران میں روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کرلیں۔ ایسے لوگ جو دائم المریض ہوں یا بہت بوڑھے اور کمزور ہونے کی وجہ سے روزہ کی طاقت ہی نہ رکھتے ہوں ان کے لئے روزہ نہیں وہ فدیہ ادا کردیں یعنی حسب توفیق ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

رمضان کے مہینہ کو عبادات کے لحاظ سے بڑی اہمیت دی گئی ہے۔حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ اس مہینہ میں روزہ اور دیگر عبادات کا خاص اہتمام فرماتے اور صحابہؓ کو بھی اس طرف توجہ دلاتے۔آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرتا ہوا اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں عبادات بجا لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیتا ہے۔نیز ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اُجْزٰی بِہٖ (صحیح بخاری کتاب الصوم) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے۔گویا بندہ کو اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوجاتا ہے۔خدا تعالیٰ کی ذات ایک بدیہی حقیقت بن کر اس کے سامنے آجاتی ہے۔ایک روزہ دار لوگوں کی نظروں سے دور گھر میں تنہا بیٹھا ہوتا ہے۔انتہائی گرم موسم میں عمدہ اور ٹھنڈے مشروب اس کے پاس پڑے ہوتے ہیں۔ لذیذ کھانے اسے میسّر ہوتے ہیں۔ان کی خوشگوار خوشبوئیں اس کی اشتہا کو تیز کررہی ہوتی ہیں۔کوئی دیکھنے والا بھی پاس نہیں ہوتا لیکن یہ خدا کا بندہ سخت پیاس اور بھوک کے باوجود نہ پانی کا ایک قطرہ تک اپنے حلق میں اتارتا ہے اور نہ میسر کھانے کا ایک تر نوالہ اپنے فاقہ زدہ منہ میں ڈالتا ہے۔کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے حکم کے مطابق اپنا روزہ پورا کررہا ہوتا ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ روزہ صرف خدا کے لئے رکھا جاتا ہے اور اسی لئے اس کی جزا بھی وہ خاص طور پر خود دیتا ہے۔پس روزہ روحانی ترقی کے لئے ایک خاص عبادت ہے لیکن اس کا پورا فائدہ انسان تب ہی حاصل کرسکتا ہے جب وہ اسے پوری شرائط اور شریعت کی تعلیم کے مطابق محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے بجالائے۔بعض لوگ اس سلسلہ میں افراط وتفریط سے کام لیتے ہیں۔کچھ تن آسان تو اس سے بچنے کی راہیں ڈھونڈنے لگتے ہیں اور کچھ اپنے زور بازو سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ اصل بات خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے نہ کہ اپنی قوت برداشت کا اظہار۔

روزہ کے بارہ میں افراط وتفریط سے پاک اسلام کی صحیح تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں ملتی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حکم وعدل بنا کر مبعوث فرمایا۔اپنے اس مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں۔جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر **حَکَم** بن کر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی حدیث صحیح ہوگی۔"

(ملفوظات۔جلد اوّل،صفحہ399 ایڈیشن 2003ء)

نیز فرمایا:

"اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی **حَکَم** ہے تو پھر اس کے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ ﷺ کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔رسول اللہ ﷺ کی شہادت کافی ہے۔وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ وہ **حَکَم** عدل ہوگا۔اگر اس پر تسلی نہیں ہوتی تو پھر کب ہوگی۔ یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہوسکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔" (ملفوظات۔جلد دوم،2003ء،صفحہ52)

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان کا لفظ رَمَضَ سے نکلا ہے جس کے معنی عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔رمضان اس مہینہ کا اسلامی نام ہے۔اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کو ناتق کہا جاتا تھا۔رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے،دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں۔"

(الحکم۔جلد5 ،صفحہ27 ،مؤرخہ24 جولائی1901ء،صفحہ2۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

رمضان کی عظمت

رمضان بڑی عظمت اور برکات رکھنے والا مہینہ ہے۔اس کی عظمت اور روزوں کی برکات واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن (البقرہ:186)۔ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجاوے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔پس اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن میں یہی اشارہ ہے۔اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے۔روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایّام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سلمان منّا اھل البیت سلمان یعنی **الصّلح** کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں۔یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی اور دوسرے عبادات بدنی۔عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ پیری وصد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌلَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔"

(البدر۔جلد1،صفحہ7 ،مؤرخہ12دسمبر1902ء،صفحہ52۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام،سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

روزہ کی حقیقت اور حکمت

روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔اس سے مراد حصول ثواب کی نیت سے خدا تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی اطاعت اور رضا کی خاطر ایک معین وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے۔انسان اس کے فوائد تب ہی حاصل کرسکتا ہے جبکہ وہ اس کی حکمت مدّ نظر رکھ کر اس کی شرائط کو پورا کرے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا اچھوتے انداز میں روزہ کی حقیقت اور حکمت بیان کی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے وہ روزہ ہے۔روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات۔جلد5 ،صفحہ102)

نیز فرمایا:

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔نماز سے ایک سوز وگداز پیدا ہوتا ہے۔اس واسطے وہ افضل ہے۔روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔"

(ملفوظات۔جلد4 ،صفحہ292۔293)

پھر فرماتے ہیں:

"صلوٰۃ کا مَیں پہلے ذکر کرچکا ہوں۔اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر16

سے ہے اوراس نے بھی جلسہ کے موقع پر بیعت کی ہے اس نے بتایا کہ غیراحمدیوں نے احمدیہ جماعت سے خبردار رہنے کے بارہ میں کہا ہوا تھا جس پر میرا تجسس بڑھا اورمَیں نے جماعت کے بارہ میں جاننا چاہا اور جب نیٹ پر تلاش کیا تو سب سے پہلے جو سائٹ ملی وہ جماعت کے خلاف تھی اور یہ سائٹ Hiltrud Schroter کی ہے جس نے جماعت کے خلاف کتاب بھی لکھی ہے۔ اس سب پراپیگنڈا کو پڑھنے کے بعد مجھے خیال آیا یہ سب کچھ سچ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مَیں نے احمدیوں سے رابطہ کیا اور مجھے صحیح معلومات حاصل ہوئیں اور بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

......ایک جرمن خاتون جو گزشتہ آٹھ سال سے مسلمان ہیں اوران کا تعلق آرتھوڈاکس مسلمانوں سے تھا وہ کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجّال اور آنے والے مسیح کے بارہ میں مسلمانوں کی تشریحات سے مطمئن نہ تھیں بلکہ ان کو سائنس کی کہانیوں کی مانند پاتی تھیں۔تو انہوں نے دعا کی کہ اے خدا مجھے حقیقت دکھا اور سچے مسلمان دوست عطا کر۔ پھر ان کا ایک پاکستانی احمدی لڑکی سے رابطہ ہوا اوراس کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لفظ آرتھوڈاکس کی وضاحت فرمائی کہ اس کا استعمال منفی معنوں میں لیا جاتا ہے جب کہ اس کا مطلب ہے سچے اسلام پر کاربند ہونا، بالکل ایسے ہی جیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور یہی احمدیت ہے۔

......ایک اور جرمن خاتون نے لاہور میں ہونے والے سانحہ پر افسوس کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ بہت سارے احمدیوں کو جانتی ہے جن کے عزیزواقارب اس میں شہید ہوئے۔انہوں نے تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور انور نے فرمایا :اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں احمدی بہت بہادر اور مضبوط حوصلوں والے ہیں اور وہاں مسجد میں اپنے والد کے ساتھ ایک چار سالہ بچی بھی تھی۔ وہ بچی گرنیڈ کا شیل چہرہ پر لگنے کی وجہ سے زخمی تھی لیکن وہ روئی نہیں ۔اس کے والد نے اسے خاموش رہنے کا کہا تھا۔اس بچی کا بھائی بھی ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے زخمی تھا لیکن دونوں چار گھنٹے تک سکون سے بیٹھے رہے اور جب حضور انور نے اس بچی سے فون پر بات کی تو یکدم اس نے ساری باتیں حضور کو بتانا شروع کیں اور سارا بتایا کہ کیا واقعہ ہوا اور ذرا بھی خوفزدہ نہ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لواحقین کے لئے صبر کی اور تمام احمدیوں کے لئے ثبات قدم اور پختہ ایمان پر قائم رہنے کے لئے دعا کی۔

......احمدیت کی آغوش میں آنے والی ایک ٹرکش خاتون نے بتایا کہ اس کو جماعت کا تعارف ان کی ایک Colleague کے ذریعہ ہوا۔ باقی ساتھ کام کرنے والوں نے خبردار کیا کہ احمدیوں سے کوئی رابطہ نہ رکھوں اور احمدیت کے خلاف باتیں بھی کیں۔مَیں اس بارہ میں بہت پریشان تھی۔ پھر دل میں خیال آیا کہ تمام تر تعصب سے پاک ہو کر مجھے احمدیت کے بارہ میں معلومات لینی چاہئیں۔ چنانچہ مَیں نے وہ تمام سوالات تحریر کئے جو میرے ذہن میں تھے اورایک احمدی بھائی سے کہا کہ اپنے امام صاحب سے میری ایک سٹنگ (Sitting) رکھو تاکہ مَیں سارے سوالات کے جوابات پوچھ سکوں۔اسی دوران مَیں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی کہ کوئی نشان دکھا۔ چنانچہ جب وہ امام صاحب سے ملنے جا رہی تھیں تو راستے میں انہوں نے دائیں جانب قوس وقزح دیکھی اوراسے اپنے لئے خدا کا نشان سمجھا اور بعد میں ساتھ ہی تسلی بخش جواب مل گئے اور وہ سچائی کو پاکر بہت خوش تھیں۔

......ایک ٹرکش احمدی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور کے لئے کب ممکن ہوگا کہ ترکی کے جلسہ سالانہ پر رونق افروز ہوں۔ یہ جلسہ استنبول میں ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا ابھی ترکی کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ مَیں بحیثیت خلیفۃ المسیح مناسب انتظام کے تحت وہاں جاسکوں۔لہٰذا ترکی جماعت کو مزید کوشش کرنی چاہئے اور اپنی تعداد بڑھانی چاہئے۔

......ایک جرمن خاتون نے قسمت یا مقدر کے بارہ میں دریافت کیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خبردار کیا تھا لیکن حضرت آدم علیہ السلام آزمائے گئے اور بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو اس سب کا پہلے سے ہی علم تھا لیکن حضرت آدم علیہ السلام کو موقع دیا کہ وہ خود فیصلہ کریں۔

حضور انور نے تقدیر کے دوسرے پہلو کے متعلق فرمایا کہ اس کی دو اقسام ہیں ایک وہ جس کو بدلا نہیں جاسکتا اور طے شدہ ہے،جیساکہ پیدائش اوروفات کا وقت اور دوسری تقدیر جو بدلی جاسکتی ہے اور طے شدہ ہے جس کو انسان دعا اور صدقہ وغیرہ کے ذریعہ ٹال سکتا ہے۔

پھر حضور نے اتفاقی یا حادثاتی پہلو کے بارہ میں فرمایا کہ غیرمسلم ہر چیز کو اتفاقی قرار دیتے ہیں اور جو خدا پر یقین نہیں رکھتے وہ تو زمین کی تخلیق کو ایک اتفاقی یا حادثاتی کھیل ہی سمجھتے ہیں جبکہ ایک سچا مومن اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ یہ اس کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے جیسے ٹرکش خاتون نے قوس وقزح دیکھی اور اسے اپنی دعا کی قبولیت سمجھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھیاں ان تمام خواتین کو عطا فرمائیں اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور کی شفقت کے انوکھے انداز

ایک جرمن خاتون نے درخواست کی کہ حضور انور ایدہ اللہ ان کے تین ماہ کے بچے کو اٹھائیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچے کو اٹھایا اور اس کی والدہ نے تصاویر لیں۔

خواتین کی بیعت

ایک اور جرمن خاتون نے جس نے چند دن پہلے بیعت کی تھی ذاتی طور پر بیعت لینے کی درخواست کی۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خواتین کی براہ راست یا بلاواسطہ بیعت نہیں ہوتی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حضور انور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں تو یہ تعلق بنا کر بیعت کی جاسکتی ہے۔چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طریق پر ان نو احمدی خواتین کی بیعت لی۔ یہ انتہائی بابرکت موقع تھا۔تمام خواتین جذبات سے مغلوب تھیں اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور مسلسل آنسو بہاتے ہوئے انہوں نے اپنے پیارے آقا کے سامنے کھڑے ہوکر بیعت کے الفاظ دہرائے۔

بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔آخر پر ان خواتین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس سعادت پر بھی یہ نو احمدی خواتین بہت جذباتی اور خوش تھیں اوران کے دل اس نعمت پر خدا کے شکر سے لبریز تھے۔

نو احمدی خواتین کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

جرمن نو احمدی مردوں کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں اسی ہال میں جرمن نو احمدی احباب کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ پندرہ نو احمدی احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک نو مبائع دوست نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ہمیشہ فریش (Fresh) نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: فریش(Fresh) نظر آتا ہوں تو الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کام لینا ہوتا ہے وہی اس حال میں رکھتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک جرمن نو احمدی دوست نے بتایا کہ امسال مارچ 2010ء کے آخر میں احمدی ہوا ہوں اور میرا بڑا بھائی پہلے سے ہی احمدی ہے۔

ایک جرمن احمدی نوجوان نے بتایا کہ گزشتہ دس سال سے میرا کوئی مذہب نہیں تھا۔مَیں سچے مذہب اور حقیقی خدا کی تلاش میں تھا۔میرا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ مَیں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔اسلامی اصول کی فلاسفی اور کتاب Islam's Response to Contemporary Issues بھی پڑھی ہے۔ان سب چیزوں نے میری توجہ احمدیت کی طرف پھیری ہے اور مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔

......ایک نو احمدی دوست نے بتایا کہ اسے امسال جنوری 2010ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کس طرح احمدی ہوئے ۔ موصوف نے بتایا کہ ایک احمدی فیملی کے ساتھ میری ملاقات ہوئی۔ان کی تبلیغ کی وجہ سے احمدی ہوا ہوں۔مَیں جماعتی پروگراموں میں شامل ہوا ہوں، جلسہ میں شامل ہوا ہوں، یہ سب چیزیں میرے قبول احمدیت کا موجب بنی ہیں۔

......ناروے سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست بھی آج اس میٹنگ میں شامل تھے۔موصوف نے صرف چار دن قبل 23 جون کو احمدیہ مسجد اوسلو (ناروے) میں آکر بیعت کی تھی۔انہوں نے بتایا کہ قبل ازیں یہ مختلف مساجد میں جاتے رہے لیکن انہوں نے سچائی کو احمدیت میں پایا۔ انہوں نے لاہور کی شہادتوں کے واقعات ٹی وی پر دیکھ کر بتایا کہ مجھے کبھی رونا نہیں آتا تھا۔لیکن ان واقعات کو دیکھ کر مجھے بہت رونا آیا۔مَیں اوسلو(Oslo) سے کافی دور رہتا ہوں اس لئے اُس وقت نہ آسکا۔آج مَیں یہاں بیعت کرنے آیا ہوں۔آپ لوگ ہی سچے ہیں۔موصوف قریباً ایک سال قبل مالٹا(Malta) گئے تھے اور وہاں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور اب 23 جون کو احمدیہ مسجد آکر احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔

......ایک نو مبائع نے بتایا کہ مَیں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ چرچ مجھے پسند نہیں تھا۔ عیسائیت پر مجھے تسلی نہیں تھی۔عیسائیت کی پولیٹیکل Involvement بہت زیادہ ہے جو مجھے پسند نہیں ہے۔ میری احمدی احباب کے ساتھ ملاقات ہوئی اور اسلام کی سچی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔مَیں بہت خوش ہوں اور خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔

......ایک نومبائع جرمن احمدی دوست نے بتایا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں ۔میرا احمدی دوستوں سے رابطہ ہوا اور مجھے اسلام کی سچی تعلیمات کا علم ہوا۔جماعت احمدیہ کے عقائد کا پتہ چلا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں علم ہوا۔میرا دل مطمئن ہوا اور مَیں نے احمدیت قبول کرلی۔مَیں بہت سے احمدیوں سے ملا ہوں ،جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوا ہوں۔ ہر جگہ مجھے اطمینان اور سکون حاصل ہوا ہے اور مَیں بہت مطمئن اور خوش ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کوئی دنیوی یا سیاسی جماعت نہیں ہے۔ جماعت میں آنے کے بعد آپ کو تبھی فائدہ ہوگا جب خدا کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ ہوگی۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں احمدی نماز پڑھتا ہے یا نہیں یا کوئی پرانے لوگ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔صحیح احمدی بننے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی طرف توجہ پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کو سیکھنے، پڑھنے کی کوشش کریں۔ جب تک عربی نہیں آتی ترجمہ پڑھیں اور اپنی زبان میں پڑھیں اوراس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

حضور نے فرمایا: قرآن کریم پڑھتے ہوئے بعض آیتیں ایسی بھی آپ کے سامنے آئیں گی جو آپ پر واضح نہیں ہوں گی تو اس بارہ میں پرانے احمدیوں سے ،اپنے مربیان سے پوچھیں اوران کا مطلب اور معانی سیکھنے کی کوشش کریں ۔ اگر ظاہری معانی لیں گے تو بعض دفعہ انسان غلطی کھا جاتا ہے اور سمجھ نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ صرف قرآن کریم کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ ہر کتاب جو خدا کی طرف سے ہو اس میں تمثیلی زبان ہوتی ہے ۔ عیسائیوں نے بہت ساری ایسی آیات میں جو تمثیلی زبان میں تھیں ان کے سمجھنے میں غلطی کھائی اور اپنے مذہب سے پیچھے ہٹ گئے ۔اگر عیسائی لوگ صحیح طور پر اپنی کتب کی تعلیمات کو سمجھنے والے ہوتے اور ان کے حقیقی معانی اپناتے تو آج ان کو اسلام قبول کرنے میں کوئی دقت نہ ہوتی۔

اسی طرح بہت سارے مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے نہیں مانا کہ قرآن کریم کی بہت ساری آیات کی ان کو سمجھ نہیں آئی اور یہی وجہ ہے کہ آج کل بعض مسلمان مُلّاں کے پیچھے چل کر غلط تعلیم کی طرف چلے گئے ہیں اور جہاد کر رہے ہیں۔قرآن کریم کی ہرگز یہ تعلیم نہیں، ان کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔اسی طرح اور بہت سے احکامات ہیں جو نہیں سمجھ سکے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر یہ سب احکامات سمجھائے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تک ان نئے آنے والوں کی زبان میں تفسیر نہیں چھپ جاتی ان کو ایسے احکامات اور آیات سمجھنے کے لئے کسی کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ان نئے داخل ہونے والوں کو اپنے ایمان میں ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہو۔

ایک پرانے جرمن احمدی بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے ان کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا کہ آپ پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں۔

اجتماعی بیعت کی تقریب

نو احمدی احباب سے ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر بیعت کی تقریب ہوئی جس میں ان سب نومبائعین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

اس مجلس میں موجود ایک جرمن احمدی بچے کو حضور

ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

نومبائع احمدی احباب کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں سات نومبائع پاکستانی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور نے ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ کب احمدی ہوئے ان سبھی نے گزشتہ دو اڑھائی سال کے عرصہ کے دوران بیعت کی تھی۔

مونٹی نیگرو(Montenegro) کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں یورپ کے ایک ملک مونٹی نیگرو(Montenegro) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔اس ملک سے پہلی بار یہ وفد جماعت کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

ملک مونٹی نیگرو (Montenegro) یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔اس کے جنوب مغرب میں بحر Adriatic جبکہ اس کے مغرب میں کروشیا اور شمال میں بوزنیا اور سربیا اور مشرق میں کوسووو(Kosovo) اور جنوب مشرق میں البانیا(Albania) واقع ہے۔ملک کا دارالحکومت Podgorica ہے۔اس کا کل رقبہ 13,812 مربع کلومیٹر ہے۔آبادی چھ لاکھ 72 ہزار سے زائد ہے جس میں سے 17 فیصد مسلمان ہیں۔باقی سب عیسائی ہیں۔مسلمان آبادی میں سے بیشتر کا تعلق بوسنین اور البانین اقوام سے ہے۔یہ ملک اپنے خوبصورت ساحلوں کے باعث سیاحت کا مرکز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کا حال پوچھا۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک مہمان Maser Tula صاحب نے بتایا کہ وہ مونٹی نیگرو کے شہر اُلچین (Ulcicj) کے رہنے والے ہیں۔بلقانی ممالک میں اسلام ترکیوں کی طرف سے آیا تھا جبکہ ہمارے شہر اُلچین میں عربوں کے ذریعہ اسلام آیا۔اس شہر کی اکثریت البانین مسلمانوں کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ سلسلہ البانیہ صمد غوری صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کا ان لوگوں سے رابطہ کیسے ہوا۔اس پر مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ناصر تُولا (Nasir Tula) صاحب اپنے بزنس کے سلسلہ میں اکثر البانیہ آتے رہتے ہیں۔نماز جمعہ کے لئے ہماری مسجد بیت الاول میں بھی آجاتے ہیں۔اس طرح ان سے رابطہ اور تعلق قائم ہوا۔جس کے بعد انہوں نے مبلغ سلسلہ اور ان کی اہلیہ کو اپنے ملک آنے کی دعوت دی اور خود کوشش کر کے دونوں کو ایک سال کا ویزا لے کر دیا۔اس طرح مبلغ سلسلہ البانیہ صمد غوری صاحب کو مونٹی نیگرو میں ان کے گھر جانے کا موقع ملا اور اس طرح مزید رابطے قائم ہوئے۔

حضور انور کے دریافت کرنے پر غوری صاحب نے بتایا کہ یہ باعمل مسلمان ہیں۔حضور انور نے ان کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کا دل کھولے اور حقیقی اسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناصر Tula صاحب نے جلسہ سالانہ کے تأثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے لئے یہ موقعہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔اس کا عملی نظارہ جلسہ پر دیکھا۔احمدیوں کا اپنے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اس طرح جمع ہونا اپنی نظیر آپ ہے۔اس کی دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔میں امید کرتا ہوں کہ حضور انور کا مرکز یورپ سے نکل کر بہت جلد خانہ کعبہ میں قائم ہو جائے۔انشاءاللہ۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کے دل بھی کھولے اور انہیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے مہمان Saubih Mehmeti صاحب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔بتایا گیا کہ وہ بھی اُلچین شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔مسلمان ہیں اور بزنس میں ناصر Tula صاحب کے ساتھ کام کرتے ہیں۔Saubih صاحب نے سانحہ لاہور کی مذمت کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں شہداء کے لئے اور ان کے عزیزوں کے لئے اور تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے ہمدردانہ جذبات پیش کئے اور کہا کہ اللہ کرے کہ ایسا دردناک واقعہ پھر کبھی پیش نہ آئے۔ہم سب بھائی بھائی ہیں اور ہم سب کا برابر کا حق ہے کہ اس دنیا میں امن کے ساتھ زندہ رہیں۔حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ ہم نے تقاریر سنی ہیں۔ہر تقریر اسلام کی حقیقی تعلیم پر مشتمل تھی۔ہم نے اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں سنی۔یہاں ہمیں ہرگز کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا۔بلکہ جلسہ کے اعلیٰ انتظامات سے بہت متاثر ہیں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ مونٹی نیگرو سے دو اور مہمان بھی آئے تھے جو آج ملاقات میں شامل نہیں ہو سکے۔یہ دونوں مسجدوں کے امام ہیں۔ان میں سے ایک کان کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور مساجد کے امام ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے عقائد سے اختلاف بھی ہے۔

حضور انور نے ملاقات میں شریک دونوں مہمانوں سے فرمایا کہ باقی دونوں کو کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان کی رہنمائی فرمائے۔

آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

آئس لینڈ اور فیرو آئی لینڈ کے وفد سے ملاقات

بعدازاں دو یورپین ممالک آئس لینڈ (IceLand) اور فیرو آئی لینڈ (Feroe Island) سے آئے ہوئے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آئس لینڈ سے 9 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں چار خواتین تھیں۔حضور انور نے فرداً فرداً ہر مہمان سے تعارف حاصل کیا۔چاروں خواتین نے اپنے بارہ میں بتایا کہ وہ ٹیچر ہیں اور آئس لینڈ کی ٹیچر ایسوسی ایشن کی عہدیدار ہیں۔وہ یہاں آکر مستورات کے جلسہ گاہ میں مختلف پروگراموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئی ہیں۔یہاں جماعت کا نظام اور نظم وضبط دیکھ کر انہیں بہت حیرانگی ہوئی ہے کہ کس طرح اتنے بڑے مجمع میں تمام انتظام بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے اور خواتین نے اپنے امور میں بہترین نظم وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خواتین کی مارکی گرم تھی اس کے باوجود آپ لمبا وقت وہاں بیٹھی رہیں۔حضور انور کے دریافت کرنے پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ انہوں نے جرمن احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس سنا ہے۔منتظمین نے بتایا کہ مختلف ممالک سے آنے والے تمام مہمان اور وفود اس پروگرام میں شامل تھے۔

آئس لینڈ یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر Mr.Gunnar Gunnarsson سے حضور انور نے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔نیز فرمایا کہ آپ کتنے مذاہب کے بارہ میں اپنے طلباء کو تعلیم دیتے ہیں۔موصوف نے بتایا کہ عموماً عیسائیت، یہودیت، اسلام، بدھ ازم اور ہندوازم کے بارہ میں بتاتے ہیں اور یونیورسٹی میں اساتذہ کو ان مذاہب کے بارہ میں بتایا جاتا ہے تاکہ سکولوں میں وہ طلباء کی رہنمائی کر سکیں۔

ڈاکٹر Gunnar صاحب نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر آف لاء (Doctor of Law) ہیں اور کافی زبانیں جانتے ہیں۔اب عربی زبان پڑھنے کی بھی خواہش رکھتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں آئس لینڈک (Icelandic) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا۔موصوف نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہمارے ملک آئس لینڈ کا بھی وزٹ کریں۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم دوست بن جائیں تو پھر ہم ہمیشہ کے لئے دوست ہوتے ہیں۔میری دلی خواہش ہے کہ اپنے دوست کے ہاں وزٹ کروں۔

حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ واپس جا کر وہاں یونیورسٹی میں جلسہ سالانہ جرمنی پر اور یہاں آپ نے جو دیکھا ہے اس پر لیکچر دیں اور اپنے تجربات بتائیں۔ہماری خواتین اگرچہ علیحدہ مارکی میں بیٹھی ہیں لیکن وہ اپنے کاموں میں، اپنے دائرہ میں آزاد ہیں۔خواتین بہت سے پروگراموں میں حصہ لیتی ہیں۔چیریٹی واک، سپورٹس اور بعض دوسرے پروگرام کرتی ہیں۔

آئس لینڈ سے آئے ہوئے ایک دوسرے مہمان Mr. Valgardur Reynisson نے بتایا کہ وہ بھی ٹیچر ہیں۔انہوں نے پاکستانی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ مارکیٹ سے خریدا ہے۔

سویڈن سے آئے ہوئے ایک دوست Mr. Adem Bilin سے حضور انور نے فرمایا کہ وہ اسلام کے بارہ میں کیا معلومات رکھتے ہیں۔موصوف نے بتایا کہ صرف اسلام قبول کیا ہے۔کسی مسلم گروپ سے، فرقہ سے تعلق نہیں ہے۔ایک وقت میں وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے نمازوں کے پابند تھے لیکن یہ کیفیت جاری نہ رہ سکی۔اب یہاں آکر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے اور مَیں نے بہت کچھ معلومات حاصل کی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں اس اُمّت میں ایک شخص آئے گا۔مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ نبی کریم ﷺ کے پیغام کو پھیلائے گا اور سب مذاہب اور فرقوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔اس لئے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی جماعت ہے جس میں ہر مذہب اور ہر فرقہ آکر ملے گا۔

آئس لینڈ میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک سویڈش نوجوان Mr.Hannes Huber نے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی احمدیت قبول کر چکے ہیں نے بتایا کہ وہ یہاں آکر بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ان کا دل کافی مطمئن ہے اور سکون محسوس کرتا ہے۔ان کے لئے یہ ماحول اپنائیت کا رنگ رکھتا ہے۔بہت ہی ملنسار اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔یہ ماحول ان کو بہت پسند آیا ہے۔

بعدازاں جزائر Faroe Island سے آئے ہوئے ایک مہمان Mr. Gunnar Isfend سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گفتگو فرمائی اور ان کا تعارف پوچھا۔انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں ہائی سکول میں ٹیچر ہیں اور ان کے مضامین مذہب اور تاریخ ہیں۔

Feroe Island کا ملک، ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان سمندر میں واقع ہے۔اس کا رقبہ 1399 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 48760 ہے۔ملک کا دارالحکومت Torshavn ہے۔آفیشل زبانیں Faroese اور Danish ہیں۔یہ ملک ڈنمارک کے ساتھ ملحق ہے اور ابھی یورپین یونین کا حصہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے ان جزائر کے بارہ میں دریافت فرمایا اور وہاں جانے کے لئے ہوائی اور سمندری راستوں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

فیرو آئی لینڈ بھی ایسا ہی ملک ہے جہاں سے کوئی نمائندہ جماعت احمدیہ کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں پہلی بار شرکت کے لئے آیا ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔سب مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔آٹھ بج کر پچاس منٹ پر یہ ملاقات کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

منہایم سے فرینکفرٹ روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ ''منہایم'' سے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ جلسہ سالانہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔آخری رپورٹ کے مطابق اس میں جرمنی کی تمام جماعتوں سے ممبران جماعت کے علاوہ درج ذیل 53 ممالک سے آنے والے احباب جماعت اور مہمانان کرام شامل ہوئے۔

برطانیہ، بلجیم، سوئٹزرلینڈ، ناروے، فرانس، ہالینڈ، سویڈن، ڈنمارک، پاکستان، کینیڈا، امریکہ، اٹلی، سپین، فن لینڈ، البانیہ، آئرلینڈ، بورکینا فاسو، آسٹریا، چیچنیا، آسٹریلیا، انڈیا، اسٹونیا، فلسطین، ترکی، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، ہنگری، بنگلہ دیش، ایران، مراکش، مونٹی نیگرو، سربیا، سلووینیا، سیریا، افغانستان، آذربائیجان، بینن، بوزنیا، کوسووو، کویت، لاتویا، مسیڈونیا، ماریشس، پولینڈ، پرتگال، سنگاپور، صومالیہ، ترکمانستان، یوگنڈا، رومانیہ، لیتھوانیا، بلغاریہ اور فیرو آئی لینڈز۔

ان سبھی ممالک سے آنے والے احباب جماعت اور مہمانان کرام نے مختلف جگہوں پر قیام کیا۔جلسہ گاہ میں پرائیویٹ خیمہ جات میں بھی مہمان ٹھہرے۔ان خیمہ جات کی تعداد 603 تھی۔مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں بھی احباب اور ان کی فیملیز نے قیام کیا۔پھر تین ہزار سے زائد مہمان جلسہ گاہ کے اردگرد کے علاقوں میں ہوٹلوں میں ٹھہرے اور ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے عزیزوں کے ہاں گھروں میں قیام کیا۔

لنگر خانہ میں ان تین ایام میں مجموعی طور پر 835 دیگیں کھانے کی پکائی گئیں اور مہمانوں کو کھانا کھلانے

کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے جاری رہا۔

پارکنگ کے شعبہ کے تحت روزانہ چار ہزار سے زائد گاڑیاں پارک ہوتی رہیں۔

جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر اور پروگراموں کا مردانہ ہال میں دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا جبکہ خواتین کے جلسہ گاہ میں چھ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔

جلسہ جرمنی کے تمام پروگرام تینوں دن ایم ٹی اے پر دنیا بھر میں Live نشر کئے گئے۔ دنیا بھر کی جماعتیں ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔

صوبائی اسمبلی کی ایک ممبر محترمہ Theresia Baur نے جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے جلسہ کے سامعین سے خطاب کیا۔ اسی طرح پارلیمنٹ کی ایک ممبر محترمہ Christine Bochold نے جن کا تعلق لنک پارٹی سے ہے جلسہ کے سامعین سے خطاب کیا اور لاہور کے واقعہ کی مذمت کی اور جماعت سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ ان کے 18 نائب افسران اور 121 ناظمین نے اپنے نائبین اور دو ہزار سے زائد معاونین کے ساتھ دن رات محنت سے اپنے اپنے شعبہ میں خدمات سرانجام دیں۔ لجنہ کی طرف پانچ صد سے زائد معاونات نے اپنے اپنے شعبوں میں بڑی محنت سے خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا سے نوازے اور جلسہ کے بابرکت ثمرات تادیر قائم رہیں۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞۞۞

نماز جنازہ

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 14 رجولائی 2010ء بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **(1) مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نذیر احمد کھوکھر صاحب۔ آف ویمبلڈن پارک)۔**

اور **(2) مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم شفیع محمد صاحب۔ آف** کلیپہم**)**

کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ 10 جولائی 2010 کو معمولی علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ نیک، عبادت گزار، بہت محبت کرنے والی، بااخلاق اور نفیس طبع خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ حضرت میاں الہ دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر سیکرٹری ضیافت جماعت یوکے کی والدہ تھیں۔ نیز آپ کے ایک پوتے مکرم محمود احمد کھوکھر صاحب حلقہ کے صدر اور اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری یوکے ہیں۔

مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ 11 جولائی 2010ء کو 104 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے خود ناصر آباد سندھ میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ احمدیت کی خاطر اپنی ساری جائیداد اپنے والدین کو دے دی اور تمام مشکلات کا بہت بہادری سے سامنا کیا اور جماعت سے ہمیشہ بڑے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ بہت نیک، عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عبدالعزیز ڈنگ پیارا صاحب (انڈونیشیا)

19 مئی 2010ء کو 106 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1963ء میں بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے۔ تہجد گزار، متقی اور بہت متوکل انسان تھے۔ آپ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خلیفہ وقت اور نظام جماعت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا سیوطی عزیز احمد صاحب (مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا) کے والد تھے۔

(2) مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالواحد صاحب)۔ لاہور

25 مارچ 2010ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے سندھ کی مختلف مجالس میں قائد مجلس اور پھر قائد ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ میں نائب قائد تعلیم القرآن اور حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ تہجد گزار اور خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی آپ نے متعدد بار مطالعہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب (ابن مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب)۔ آف پھگلہ

8 جون 2010ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ساری عمر بے خوف وخطر ہو کر دعوت الی اللہ کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت ملی۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ آپ کو نہایت محبت کا عاشقانہ تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے ساتھ آپ کو بے پناہ محبت تھی اور آپ کو ان کی خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص، عبادت گزار اور باوفا انسان تھے

(4) مکرم سردار رشید قیصرانی صاحب شیر گڑھ (ڈیرہ غازیخان)

22 جون 2010ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ڈیرہ غازیخان کے مشہور بلوچ قبیلے قیصرانی کے سردار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد حضرت سردار شیر بہادر خان صاحبؓ اور تایا حضرت سردار امام بخش صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔

آپ ٹی آئی کالج کے رسالہ المنار کے پہلے ایڈیٹر تھے۔ کچھ عرصہ روزنامہ الفضل کے سب ایڈیٹر بھی رہے۔ پاکستان ائرفورس سے ونگ کمانڈر کے طور پر 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔ شعبہ ثقافت پاکستان کے سیکرٹری کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ ایک معروف اور قادر الکلام شاعر اور کالم نگار تھے۔ آپ کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کے کلام کا بڑا حصہ حمد الٰہی پر مبنی ہے۔ آپ ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے اور خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ پسماندگان میں آپ کی اہلیہ اور تین بیٹے ہیں۔

(5) مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب (آف نسووالی گجرات)

آپ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد 3 جولائی 2010ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مرزا بشیر احمد صاحب درویش قادیان کے بیٹے تھے۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی اور بعد میں پاکستان آکر گجرات میں رہائش اختیار کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا خلیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ گھانا میں بحیثیت استاد خدمت سلسلہ کی توفیق پارہے ہیں۔

(6) مکرم مقصود احمد صاحب (آف فتح پور ضلع سانگھڑ)

11 اپریل 2010ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ تھے۔ مقامی جماعت میں بحیثیت سیکرٹری مال، قائد مجلس اور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کی طرف سے جو بھی کام سپرد ہوتا اسے خندہ پیشانی کے ساتھ سرانجام دیتے۔ چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے محبت اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔

(7) مکرم میاں عبدالمنان صاحب۔ لاہور

یکم جون 2010ء کو طویل علالت کے بعد 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے تکلیف دہ بیماری کا سارا عرصہ بڑی ہمت اور دلیری سے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر اٹھارہ سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ احمدیہ انجینئر ایسوسی ایشن کے بھی ممبر رہے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، انتہائی صابر اور اہل وعیال اور عزیز واقارب سے نہایت محبت سے پیش آنے والے اور دوسروں کا دکھ بانٹنے والے متقی انسان تھے۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا بلکہ اپنے فائدے کی بجائے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتے۔ 28 مئی کے سانحہ لاہور میں آپ کے بھتیجے وسیم احمد صاحب بھی شہید ہوئے۔ اس سانحہ نے آپ کے ایمان کو مزید تقویت دی۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرم قاضی عبدالماجد صاحب (ابن مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم)۔ جرمنی

15 جون 2010ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری تربیت، وصایا اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 2001ء میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، انتہائی سادہ مزاج نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کے بھتیجے تھے۔

(9) مکرم چوہدری فیاض احمد ساہی صاحب (صدر جماعت چک نمبر 32 جنوبی۔ سرگودھا)

17 جون 2010ء کو ہارٹ اٹیک سے 63 کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم سلسلہ کا درد رکھنے والے غیرت مند اور خلافت کے فدائی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ آپ نے لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ 1998ء میں مسجد تعمیر کروانے پر آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ اپنے علاقہ میں مقبول اور بااثر شخصیت تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (آف کینیڈا)

25 مئی 2010ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی عطا محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ 1965ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے کینیڈا آئے اور مختلف حیثیتوں سے مقامی جماعت میں خدمت کی توفیق پائی۔ چند ہفتے جمیکا میں وقف عارضی کا بھی موقع ملا۔ صوم وصلوۃ اور تہجد کے پابند نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر میں خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ غرباء کی مدد کرکے بہت سکون محسوس کرتے۔ آپ ایک سرگرم داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(11) مکرم میاں منیر احمد صاحب بانی۔ (آف کلکتہ)

14 جون 2010ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد صاحب نے اپنی زندگی میں خدمت خلق کے جتنے کام شروع کر رکھے تھے آپ نے ساری زندگی وہ کام بالکل اسی نہج پر جاری رکھے۔ مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرمہ بی بی عائشہ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب)۔ آف کابل

28 مئی 2010ء کو تقریباً 70 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق افغانستان کے ایک مخلص احمدی گھرانے سے تھا۔ آپ مکرم دوست محمد صاحب کابلی کی بیٹی اور حضرت غلام محمد صاحب کابلی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھتیجی تھیں۔ آپ نہایت نیک، تہجد گزار، بڑی صابر اور دوسروں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے والد صاحب تقریباً 12 سال قادیان میں مقیم رہے اور پھر ہجرت کر کے افغانستان چلے گئے جہاں آپ کی بہت مخالفت ہوئی اور مولویوں نے آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن کامیاب نہ ہوسکے تو پھر مخالفین نے آپ کے آبائی گھر کو آگ لگا دی اور جائیداد کو ضبط کر لیا جس کے بعد آپ نے اپنا علاقہ چھوڑ دیا اور کابل آگئے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(13) مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب۔ (آف ربوہ)

23 جون 2010ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت عبادت گزار، خلافت سے وفا کرنے والے اور مخلوق خدا سے ہمدردی سے پیش آنے والے مخلص انسان تھے۔ بڑے خاموش طبع مگر شستہ مذاق کو پسند کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(14) مکرم باسل احمد مبارک صاحب۔ (آف ربوہ)

آپ موٹر سائیکل پر احمد نگر سے گھر واپس آرہے تھے کہ حادثہ کے نتیجہ میں 21 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی الٰہی بخش صاحب امرتسری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے اور FA کے طالبعلم تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مسعود احمد مبارک صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کے بیٹے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ۞۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت چوہدری نصراللہ خانصاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/ستمبر 2008ء میں حضرت چودھری نصراللہ خانصاحبؓ کے بارہ میں ایک مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

آپ 1863ء میں پیدا ہوئے۔ابتداء ہی سے سلسلہ سے ایسی محبت تھی کہ سیالکوٹ میں اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے درس میں شامل ہوتے اور خود مولوی صاحب اکثر فرماتے تھے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ چوہدری صاحب اس سلسلہ سے علیحدہ رہیں۔ جب مولوی مبارک علی صاحب کے خلاف احمدی ہونے کے باعث ایک مقدمہ دائر ہوا اور جماعت سیالکوٹ نے چوہدری صاحب کو وکیل مقرر کیا تو مقدمہ کی پیروی کی خاطر آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے لٹریچر کا تفصیلی مطالعہ کرنا پڑا اور آپ بڑے متاثر ہوئے۔1904ء میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی طرف سے مولوی کرم دین صاحب والے مقدمہ میں بطور گواہ صفائی بھی طلب کیا گیا جہاں انہیں پہلی بار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں شرف باریابی حاصل ہوا اور آپ بہت خوشگوار اثر لے کر واپس آئے اور بالآخر حضور کے قیام سیالکوٹ کے دوران بیعت کرلی۔ (آپ کی اہلیہ محترمہ نے اپنے کشف کی بناء پر چند دن پہلے بیعت کرنے کی سعادت پائی)

بیعت کے بعد چوہدری صاحب میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا ہوگیا۔ آپ 1917ء میں اپنی کامیاب وکالت چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نظارت علیا کے علاوہ صیغہ بہشتی مقبرہ کے فرائض سپرد فرمائے۔اس منصب کو آپ نے آخری دم تک اعزازی طور پر نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔اکیرن کے معرکہ شدھی میں بھی آپ کو حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔1924ء میں حج سے مشرف ہوئے۔آپ کا ایک علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی کتب کے جامع انڈکس تیار کئے۔ 2 ستمبر 1926ء کو اپنے قابل فخر فرزند چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے ہاں لاہور میں انتقال فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کے وصال کی خبر ڈلہوزی میں ملی جس پر حضور قادیان تشریف لائے اور 4 ستمبر 1926ء کو جنازہ پڑھایا اور چارپائی کو اٹھا کر لحد تک لے گئے اور آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کی خاک کے سپرد کیا۔ بعدازاں خود اپنے ہاتھ سے کتبہ کی عبارت تحریر فرمائی جس میں لکھا: ''نہایت شریف الطبع، سنجیدہ مزاج، مخلص انسان تھے۔ بہت جلد جلد اخلاص میں ترقی کی۔ بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔آخر میری تحریک پر وکالت کا پیشہ، جس میں آپ بہت کامیاب تھے، ترک کرکے دین کے کاموں کیلئے بقیہ زندگی وقف کی اور اعلیٰ اخلاص کے ساتھ۔ جس میں خداتعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ترقی ہوتی گئی۔ قادیان آ بیٹھے۔ اسی دوران میں حج بھی کیا۔ میں نے انہیں ناظر اعلیٰ کا کام سپرد کیا تھا جسے انہوں نے نہایت محنت اور اخلاص سے پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ میری خوشنودی اور احمدی بھائیوں کا فائدہ اور ترقی کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ ساتھ کام کرنے کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ نگاہ دوربین تھی۔ باریک اشاروں کو سمجھتے اور ایسی نیک نیتی کے ساتھ کام کرتے کہ میرا دل محبت اور قدر کے جذبات سے بھر جاتا تھا اور آج تک ان کی یاد دل کو گرما دیتی ہے''۔

تلاوت قرآنِ کریم کی فضیلت

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ ستمبر 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کا مضمون تلاوت قرآن کریم کی فضیلت سے متعلق شامل اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے جہاں اپنی ساری زندگی قرآنِ کریم کی تلاوت کا التزام فرمایا وہاں آپؐ کی قرآنِ کریم سے محبت کا ایک پہلو اس کی تلاوت کی سماعت کی صورت میں بھی ظاہر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ! میں نے کہا: میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپؐ پر ہی تو نازل ہوا ہے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ یعنی میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اَور سے قرآن سنوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے سورۃ یوسف کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا ''اَحْسَنْتَ'' یعنی بہت خوب۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی قرآنِ شریف سے محبت کے جہاں اور رنگ نظر آتے ہیں وہاں ''اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ'' کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک صبح سیر کے دوران کسی نے عرض کیا کہ ایک حافظ صاحب (حضرت حافظ محبوب الرحمٰن صاحبؓ) خوش الحان آئے ہوئے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا: اچھا ہم کو قرآن سنائیں۔ پھر حضورؑ سڑک سے ہٹ کر ایک کھیت میں سادگی سے زمین پر بیٹھ گئے۔ حافظ صاحب کے لہجہ میں درد تھا اور قرآن شریف قراءت سے اور خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ حضور علیہ السلام چشم پُرآب ہوگئے۔ دیگر دوستوں کا بھی یہی حال تھا۔ ایک رکوع سے کچھ زیادہ سنا، پھر اٹھ کر حافظ صاحب سے فرمایا کہ آپ ہر روز صبح میرے مکان پر آکر مجھے قرآن شریف سنایا کریں۔ چنانچہ حافظ صاحب قریباً ایک ماہ قادیان میں رہے اور حضورؑ کے مکان پر جاکر قرآنِ شریف سنایا کرتے۔

حضرت حافظ صوفی غلام محمد صادق صاحب سابق مبلغ ماریشس (وفات 18 اکتوبر 1947ء) کی آواز میں ایک وجدآفریں رنگ پایا جاتا تھا۔آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بمع اپنی زوجہ کے حضورؑ کے ایک بالاخانہ میں سویا اور میں اور میری بیوی کمرے کے اندر ہی تھے اور حضورؑ اور حضرت اماں جانؓ اپنے بالاخانہ کے صحن میں تھے تو حضورؑ نے مجھے فرمایا کہ قرآن سناؤ! سو میں نے کمرہ کے اندر ہی زور سے قرآن شریف پڑھا اور حضورؑ نے سُنا۔

حضرت مرزا نذیر حسین صاحبؓ آف لاہور بیان فرماتے ہیں: ''جب حضورؑ کو دورانِ سَر کی شدید تکلیف ہوتی اور کسی طرح چین نہ آتا تو حضورؑ فرماتے کہ قرآن سنایا جائے۔ حضورؑ قرآن سنتے جاتے اور حضورؑ کی تکلیف کم ہوتی جاتی۔اندرونِ خانہ جب حضورؑ کو دورانِ سر کی شدید تکلیف ہوتی تو حضورؑ قرآن سنانے کے لئے فرماتے۔ میں نے یا تو حضرت اماں جانؓ کو ایسی حالت میں حضور کے پاس قرآن پڑھتے دیکھا ہے یا حضرت مصلح موعودؓ کو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں ایک مجلس عرفان میں فرمایا: ''مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ ہماری مجلس میں بعض دفعہ گفتگو کی بجائے یہی ہو جایا کرے کہ کوئی شخص قرآن پڑھ دے یا کوئی شخص نظم سنا دے۔''

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن میں کسی کام سے گھر سے نکلی اور واپسی پر ایک قاری کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے سنا جو اتنی خوش الحانی سے تلاوت کر رہا تھا کہ میں سننے کیلئے کھڑی ہوگئی۔ جب گھر پہنچی تو حضورؐ نے دریافت فرمایا: عائشہ! اتنی دیر کہاں لگا دی؟ میں نے وجہ بتائی تو آنحضور ﷺ نے باہر جاکر دیکھا تو حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ کو تلاوت کرتے پایا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے میری امّت میں تجھ جیسے لوگ پیدا کئے ہیں۔

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ اپنے والد حضرت قاضی ضیاءالدین صاحبؓ قاضی کوٹی کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک صبح مجھے بتایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا ہے کہ آنے والی تباہی میں اُن لوگوں کو مَیں دین و دنیا کے لحاظ سے سخت تباہی میں دیکھتا ہوں جو قرآن کریم سے وابستگی اور اس کی تلاوت کے التزام سے غافل ہیں۔ صرف وہی لوگ بچائے جائیں گے جو قرآنِ کریم سے وابستگی رکھتے ہوں گے، یہی اس مصیبت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/اکتوبر 2008ء میں ایک مضمون میں مکرم شریف احمد بانی صاحب نے اپنے والد محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کی بعض مالی قربانیوں کا اختصار سے ذکر کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر 26 دسمبر 1935ء کو تحریک جدید کے بارہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''احباب کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ نفلی چندہ ہے اور ہر شخص کی مرضی پر منحصر ہے۔ پس جو دے سکتا ہے دے اور اپنے ایمان کی خاطر دے۔ مجھ پر اس کا کوئی احسان نہیں۔ میں تو وہ انسان ہوں کہ بچپن میں اپنی ذاتی ضرورت کے لئے میں نے کبھی حضرت مسیح موعود سے بھی کچھ نہیں مانگا۔ مجھے جب کوئی ضرورت پیش آتی میں خاموش ہو جایا کرتا۔ حضرت مسیح موعودؑ سمجھ جاتے کہ اسے کوئی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ ہماری والدہ صاحبہ سے کہتے کہ اس کو کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ پتہ لو، یہ کیا چاہتا ہے۔ پس جن سے مانگنے کا مجھے حق تھا میں نے تو ان سے بھی کبھی نہیں مانگا۔ کجا یہ کہ آپ لوگوں سے اپنے لئے مانگوں۔ بعض مخلص احباب مجھ سے اکثر دریافت کرتے رہتے ہیں کہ آپ کے لئے ہم کیا تحفہ لائیں میں خاموش رہتا ہوں اور کچھ نہیں کہتا۔ بعض بار بار پوچھتے ہیں کہ ہم فلاں چیز لانا چاہتے ہیں کیسی لائیں۔ تو بھی میں جواب نہیں دیتا کہ ان پر چٹی پڑ جائے گی تو پوچھنے کے باوجود میں دوستوں کو نہیں بتاتا کہ وہ کیسی چیز لائیں۔ ایک دفعہ ایک دوست میرے پیچھے پڑ گئے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی موٹر کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوا کرے میں مفت مہیا کروں۔ میں نے بہت ردّ کیا۔ لیکن وہ اپنے اصرار میں بڑھتے گئے۔ آخر ان کے اصرار سے مجبور ہوکر میں نے کہا۔ اچھا میں آپ کو چیزوں کا آرڈر بھجوا دیا کروں گا۔ آپ چاہیں تو مفت دے سکتے ہیں۔ چاہیں تو قیمت وصول کرلیا کریں۔ وہ دوست مجھے موٹر کے متعلق اشیاء مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان کے شدید اصرار پر میں نے آرڈر بھجوانا منظور کیا تھا اور وہ پھر اپنی طرف سے بطور تحفہ چیزیں بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن میرے دل پر اب بھی اس کا بوجھ ہی رہتا ہے اور میں کوشش کرتا ہوں کہ جس قیمت کو وہ روپیہ کی شکل میں نہیں لیتے دعاؤں کی صورت میں ادا کردوں۔ اس کے سوا میری زندگی میں اور کوئی واقعہ نہیں کہ کسی کے کہنے پر بھی میں نے کوئی چیز طلب کی ہو''۔ (انوارالعلوم جلد 14 ص 140)

محترم ملک صلاح الدین صاحب تحریر فرماتے

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ مئی 2008ء میں شائع ہونے والی محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

حوصلے سے عزم سے ہم نے گزاری یہ صدی
تھی اگرچہ ان گنت صدیوں پہ بھاری یہ صدی
دُشمنوں کی ہر جفا سہتے رہے ہم سَو برس
ہم نے سائے میں دعاؤں کے گزاری یہ صدی
پانچ گل ہائے خلافت باغِ مہدی میں کھلے
ہے گلِ نایاب سے مہکی کیاری یہ صدی
پانچ نسلوں کی دعائیں اس کی بنیادوں میں ہیں
کیا کہوں عرشی ہمیں کتنی ہے پیاری یہ صدی

ہیں کہ ’’خاکسار 15/اپریل 1941ء تک قریباً چار سال حضرت مصلح موعود کی خدمت میں رہا۔ اس سارے عرصہ میں دیکھا کہ حضور کی خدمت میں موٹر کے لئے مطلوبہ ٹائر وغیرہ ہمیشہ محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے ہدیۃً کلکتہ سے آتے تھے‘‘۔

یہ حضرت مصلح موعود کی دعائیں ہی تھیں جن کی بدولت میاں محمد صدیق صاحب بانی پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل ہوئے۔ مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اس بات کا عینی شاہد ہے کہ بعض دفعہ انتہائی نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ اس طرح مصیبت سے نکال لیتا تھا جو بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا اور ایسا بارہا ہوا۔ 1946ء میں کلکتہ میں بڑے ہولناک ہندو مسلم فسادات پھوٹ پڑے۔ فسادیوں نے ہماری دکان اور مکان کو لوٹنے کے بعد آگ لگادی۔ ایک جگہ پناہ لے کر ہم چھپے تو فسادیوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور بظاہر بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر غیبی امداد بھیج دی اور ہم وہاں سے نکل کر محفوظ جگہ آگئے۔ اگرچہ والد صاحب زخمی ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جان کی حفاظت فرمائی اور آپ نے لمبی عمر پائی۔ وسیع کاروبار اور مکان وغیرہ تباہ ہوچکا تھا اور صرف تن کے لباس کے ساتھ ہم لوگ گھر سے نکلے تھے۔ لاکھوں روپیہ کا قرض ہمارے ذمہ تھا جس کو ادا کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری تھی۔ والد صاحب نے نئے سرے سے معمولی پیمانہ پر دوبارہ کاروبار شروع کیا اور قرض خواہوں کی ایک ایک پائی ادا کردی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا جو حضرت مصلح موعود کی دعاؤں سے ہم پر نازل ہوا۔

مکرم سید نور عالم صاحب ایم اے سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا کہ آپ غرباء کے سچے دوست اور تکلیف زدہ بیوگان اور یتامیٰ کے ہمدرد اور سہارا تھے اور درویشان قادیان کی خدمت کے لئے ہمہ تن وقف تھے۔ عظیم الشان مسجد اقصیٰ ربوہ آپ کی عالی حوصلگی اور دین کے لئے آپ کی جاں نثاری کی درخشاں علامت ہے۔ آپ کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی جرأت، بےخوفی اور حق گوئی تھی۔ بات کہنے کا سلیقہ بھی تھا چنانچہ جب وہ کوئی بات کہتے تھے تو وہ سنی جاتی تھی اور اس کا اثر بھی ہوتا تھا۔ قادیان سے انتہائی عقیدت اور درویشان سے بے حد محبت تھی۔ ایک بار میرے لئے قادیان کے لنگر کی خشک روٹیوں اور گڑ کا تحفہ لائے جو کسی درویش بھائی سے خریدا تھا۔

محترم بانی صاحب کا یہ ایمان تھا کہ قادیان کی آبادی کا سامان کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اور وہ احمدی جو بیرونی دنیا سے آکر قادیان میں آباد نہیں ہوسکتے اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق درویشان قادیان کی خدمت کریں۔

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم ناظر مال قادیان لکھتے ہیں: وہ شخص جس نے نہ صرف خود تادم آخر اپنے عزم کو ہر پہلو سے پُرخلوص رنگ میں نبھایا بلکہ اپنے عزم کو اپنے بیوی بچوں کے دلوں میں منتقل کردیا، یقیناً یہ حق رکھتا ہے کہ ہم اس کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

درویشوں اور ان کے اہل وعیال کے گزارے نہایت قلیل تھے۔ اس زمانہ میں بانی صاحب کی سوچوں کا دھارا صرف اس رخ پر بہتا رہا کہ وہ درویشوں کی تکالیف کو کم کرنے کے لئے اپنے خداداد اموال کو کس رنگ میں صرف کرسکتے ہیں۔ چنانچہ 1955ء میں جبکہ درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کی تعداد چھ سو کے قریب تھی اُن کی طرف سے ہر فرد کے لئے نئے کپڑوں کا تحفہ پہنچا۔ اچھی کوالٹی کے کپڑے کے درجنوں تھان امرتسر سے لاکر محلّہ احمدیہ میں تقسیم کئے گئے۔ ان کپڑوں کی سلائی کے لئے نقد رقم بھی دی گئی اور پھر یہ سلسلہ ہر سال دہرایا جانے لگا۔ سردیوں میں رضائیاں بھی تقسیم ہونے لگیں اور عیدین کے موقعہ پر نقد عیدی بھی دی جاتی رہی۔ مزید جن خدمات کی توفیق ملی اُن میں دوسال سے کم عمر کے ہر بچے کے لئے دودھ کا انتظام، گرلز سکول کی بچیوں کے لئے یونیفارم کا انتظام، جوان ہونے والی بچیوں کے لئے برقعوں کا انتظام، بیماروں کے لئے ادویہ کا انتظام، تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ اور نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے مکمل فرنیچر اور پنکھوں کا انتظام، اعلیٰ تعلیمی وظائف کے لئے ایک بڑی رقم کا انتظام، مساجد میں پنکھے لگوانے کا خرچ، بہشتی مقبرہ میں لائٹ لگوانے کا خرچ، ہندی ترجمۃ القرآن کا سارا خرچ، بچوں کے لئے کھیلوں کا انتظام، منارۃ المسیح کی سفیدی کے لئے عطیہ، لنگر خانہ کی تعمیر کا سارا خرچ، کلکتہ اور مدراس کی مساجد کے لئے گرانقدر عطیہ جات۔

اس کے علاوہ بانی صاحب نے قادیان کے تمام درویشوں اور ان کے بیوی بچوں کے لئے جن کی تعداد تیرہ صد کے قریب ہے، ہر سال چار ماہ کی گندم دینے کا انتظام کیا اور یہ انتظام گزشتہ پندرہ سال سے اسی طرح جاری ہے۔ خدمت خلق کے وہ تمام کام جو آپ کیا کرتے تھے وہ اب بھی اسی طرح جاری ہیں اور یہ سب حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے طفیل ہے۔

قادیان سے ان کی محبت کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے۔ تقسیم ملک کے وقت ہندوستان کی حکومت نے موجودہ محلّہ احمدیہ کو متروکہ املاک قرار دیدیا تھا اور یہ شرط رکھی کہ اگر جماعت سات آٹھ لاکھ کے قریب رقم ادا کردے تو یہ مکانات جماعت کے پاس رہنے دیئے جائیں گے ورنہ ہندو اور سکھ پناہ گزینوں کو الاٹ کر دیئے جائیں گے۔ اس زمانہ میں اس رقم کی ادائیگی انجمن کے لئے ممکن نہ تھی۔ جب محترم بانی صاحب کو اس صورتحال کا علم ہوا تو آپ نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اپنی ساری جائیداد فروخت کرکے ان املاک کو غیروں کے قبضہ میں جانے سے روکیں گے۔ انجمن کا ایک وفد اس وقت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا اور حکومت نے رقم کم کرکے تقریباً اڑھائی لاکھ کردی اور یہ رقم بھی تین اقساط میں لینے پر آمادگی ظاہر کردی۔ اس فیصلہ سے آپ کو بہت خوشی ہوئی اور آپ نے حصول ثواب کی خاطر بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ باغ کی پوری قیمت ادا کردی۔

قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ ہر صبح نہایت خوش الحانی سے تلاوت کرتے، دو یا تین پارے آپ نے حفظ بھی کئے تھے۔ اسی طرح درثمین فارسی کی بہت سی نظمیں آپ کو ازبر تھیں۔ خاص طور پر نعتیہ کلام بڑے ترنم سے پڑھتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے۔ آپ نے گورمکھی اور ہندی ترجمۃ القرآن کے لئے رقم قادیان بھجوادی تھی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر ایک زبان میں ترجمہ کا پورا خرچ بھی ادا کردیا۔ تقسیم ملک سے قبل تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے چھ ہزار عطیہ بھی دیا۔

آپ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے۔ مال و دولت کے باوجود تکبر اور غرور کا نام ونشان نہ تھا۔ ہر ایک سے بہت خلوص اور محبت سے ملتے۔

1967ء میں اڑیسہ میں زبردست سمندری طوفان آیا تو حضرت سیٹھ صاحب نے نقد امداد کے علاوہ وافر تعداد میں کمبل اور کپڑے وغیرہ سے بروقت امداد فرمائی۔ 1971ء میں پھر ایک طوفان آیا اور ریڈیو سے علم ہونے پر سیٹھ صاحب نے مربی کلکتہ کے ذریعہ طوفان زدہ احمدیوں کو امداد بھجوائی۔ 1969ء میں فرقہ وارانہ فسادات میں احمدیوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں تو آپ نے ہزاروں ہزار روپے سے ان کی امداد کی۔

محترم بانی صاحب ایک معروف حکایت بار بار سنایا کرتے تھے کہ ایک امیر شخص بہت زیادہ سخی تھا۔ اس کے مصاحب اسے منع کرتے تھے کہ اس طرح خرچ کرنے سے تمہاری دولت ختم ہو جائے گی۔ آخر اس نے غرباء کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے خزانہ سے مال و دولت اٹھا کر لے جارہے ہیں اور آن کی آن میں سارا خزانہ خالی ہوگیا۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور یہ سب مال و دولت دراصل تمہارے پاس غرباء کی امانت تھا۔ اب جبکہ تم غرباء کی خدمت کرنے سے تھک گئے ہو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہ سارا مال کسی دوسرے انسان کے سپرد کیا جائے جو غربا کی خدمت کے لئے تیار ہو۔ تمہارے حصے کا مال چھوٹی سی پوٹلی میں ہم نے تمہارے خزانے میں چھوڑ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت دردمند دل دیا تھا اور آپ بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کوئی یتیم بچہ آپ کے پاس آتا تو اس کی موجودگی میں کبھی اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے تھے تاکہ اسے اپنے باپ کی کمی محسوس نہ ہو۔ جب بھی کوئی ملاقات کے لئے آتا، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، ہمیشہ کھڑے ہوکر بڑی خندہ پیشانی سے استقبال کرتے۔

ایک درمیانی درجہ کے ہوٹل کے ساتھ آپ نے یہ انتظام کیا کہ ایک معقول رقم دے کر کھانے کے ٹوکن بنوائے۔ آپ بہت سے ٹوکن ہمیشہ جیب میں رکھتے تھے جب بھی کوئی غریب مستحق سوالی آپ کے پاس آتا اسے ٹوکن دے کر ہوٹل کا پتہ بتلا دیتے کہ وہاں سے جا کر کھانا کھالو۔

ایک صبح سیر کے دوران دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بیشمار مخلوق سردی کے موسم میں کسی چادر یا کمبل کے بغیر فٹ پاتھ پر پڑی ہے۔ اسی دن کمبلوں کی مارکیٹ سے درمیانہ درجہ کے کمبل خریدے اور دوسرے روز منہ اندھیرے نہایت رازداری کے ساتھ ان سوئے ہوئے لوگوں پر کمبل ڈالتے چلے گئے۔

مولوی عبدالحق فضل صاحب بہار میں مربی سلسلہ تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ بہار میں سخت قحط پڑ گیا۔ بعض خاندان قحط سے بہت متاثر ہوئے جس کا ذکر مَیں نے اپنی ایک رپورٹ میں اخبار بدر میں کردیا۔ محترم سیٹھ صاحب نے اُن خاندانوں کے کوائف منگوائے اور اُن کو براہ راست کپڑوں کے پارسل اور نقد رقم بھجوادی اور اس کے بعد سالہا سال تک وظائف جاری فرمائے۔ بعدازاں جلسہ سالانہ پر ملاقات ہوئی۔ قبل اس کے کہ میں شکریہ ادا کرتا، آپ نے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے ایک نیک کام کی طرف توجہ دلائی۔

کلکتہ میں ہمارا آٹو پارٹس کا کاروبار تھا۔ بقیہ سب دکانیں ہندوؤں اور سکھوں کی تھیں۔ خریداروں کی اکثریت بھی ہندو اور سکھ ہی تھے۔ لیکن والد صاحب کا امانت اور دیانت کے اصولوں پر سختی سے عمل تھا کہ مذہبی تعصب کے باوجود سب خریدار ہماری دکان سے سامان خریدنا پسند کرتے تھے۔

محترم بانی صاحب کلکتہ جماعت کے قاضی تھے۔ انگریزی حکومت میں اپنے علاقہ میں جیوری کے ممبر تھے اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ چنیوٹ برادری کے غیر از جماعت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا فیصلہ سب کے لئے قابل قبول ہوتا۔

1971ء میں آپ کو اور آپ کی اہلیہ کو حج کی سعادت بھی ملی۔ 1972ء میں مسجد اقصیٰ کا افتتاح ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاص طور پر آپ کو ربوہ بلوایا۔ آپ اس بات کے خواہشمند تھے کہ کسی کو اس بارہ میں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ کسی بھی مالی خدمت کو اخبار میں شائع کرانے کے حق میں نہیں تھے اور تاکید کر رکھی تھی کہ کسی بھی ایسے اعلان میں میرا نام قطعاً شائع نہ کیا جائے۔

مئی 1974ء میں آپ کراچی میں شدید بیمار ہوگئے۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کی۔ آپ نے اس موذی مرض کا بڑی ہمت سے مقابلہ کیا اور بڑے صبر اور سکون سے بیماری کی تکلیف برداشت کرتے رہے۔ بالآخر 20 دسمبر 1974ء بروز جمعہ آپ وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد اور حصہ آمد ادا کرچکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ازراہ شفقت قطعہ مبشرین میں تدفین کے لئے ارشاد فرمایا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے دعا کروائی۔

آپ نے وفات سے پہلے خاص طور پر خاکسار کو تلقین کی کہ جس طرح میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خدمت خلق کے کام کرنے کی کوشش کی ہے تم ان سب کاموں کو جاری رکھنا۔ کیونکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کی مخلوق کی بےلوث خدمت کی جائے۔ ربوہ میں بیگم زبیدہ بانی ونگ ان کی ایک بہترین یادگار ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بھی گرانقدر خدمت کی توفیق ملی۔ کراچی کے آنکھوں کے احمدیہ ہسپتال میں صدیق بانی ونگ اور بیگم زبیدہ بانی ونگ خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہیں۔ مٹھی تھرپارکر کے المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ اس علاقہ کے لوگوں کی خدمت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ خدمات قبول فرمائے۔ آمین

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2008ء میں ڈاکٹر مہدی علی چوہدری صاحب کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یاد میں کہی گئی نظم سے انتخاب پیش ہے:

اے ناصرِ دیں، فاتحِ دیں، نافلۂ موعود
تو نور کی تجسیم تھا لختِ دلِ محمودؓ
مہدیؑ کو بشارت تھی ’’نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ‘‘
اس کی ہی تجلّی تھی تیری ذات میں مشہود
پیشانی پہ وہ زہد و عبادت کا اجالا
اللہ کا تقرّب تھا تیری منزل مقصود
اللہ کا تھا احساں کہ تو رہبر تھا ہمارا
اسلام کی تاریخ کا وہ دَور تھا مسعود

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

10th September 2010 – 16th September 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 10th September 2010

00:00	Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq.
01:10	MTA World News & Khabranama
01:45	Insight & Science and Medicine Review
02:25	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
03:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:10	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st February 1994.
05:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
06:05	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
07:50	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:15	Dars-e-Hadith
08:35	Historic Facts
09:10	Indonesian Service
10:10	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd February 1994.
12:00	Live Friday sermon
13:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:45	Let's Talk about Ramadhan
14:15	Bengali Service
15:15	Ramadhan: effects of fasting.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Friday Sermon [R]
17:30	Tilawat: by Hani Tahir.
18:35	Arabic Service
20:35	Friday Sermon [R]
21:55	Darsul Qur'an: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]
23:35	MTA World News & Khabarnama

Saturday 11th September 2010

00:10	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq.
02:10	Dars-e-Hadith
02:30	Ramadhan: effects of fasting.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:30	Friday Sermon: recorded on 10th September 2010.
04:55	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
05:25	MTA Variety
06:00	Tilawat: by Qari Muhammad Aashiq, with Urdu translation.
06:15	Friday Sermon: recorded on 10th September 2010.
07:25	Ramadhan Hamd-o-Naat Competition: a poem competition held on 4th September 2010.
09:00	Live Eid proceedings, including the eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
12:10	Children's Eid programme
12:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq.
12:55	Intikhab-e-Sukhan: Eid Special – a poem request programme.
14:00	Eid Milan with Huzoor: a dinner with members of MTA staff in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
14:25	Bangla Shomprochar
15:30	Fresh Savouries
16:00	Eid Proceedings: a repeat of proceedings from earlier in the day, including the Eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
19:05	Arabic Service
19:35	Ramadhan Hamd-o-Naat Competition: a poem competition held on 4th September 2010. [R]
21:10	Eid Proceedings: a repeat of proceedings from earlier in the day, including the Eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]

Sunday 12th September 2010

00:10	Friday Sermon: delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 10th September 2010.
01:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq, with Urdu translation.
01:40	Eid Milan with Huzoor: a dinner with members of MTA staff in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
01:55	Children's Eid Special.
02:30	Eid Proceedings: a repeat of proceedings from earlier in the day, including the Eid sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
05:35	Fresh Savouries: a programme on Eid food, including tips on preparing fresh savouries, such as potato cutlets and Patties.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
07:25	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:00	Faith Matters
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address
10:05	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered on 8th June 2007.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:20	Yassarnal Qur'an
12:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:10	Bengali Service
14:15	Friday Sermon: recorded on 10th September 2010.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Bangla Shomprochar
19:40	Arabic Service
20:10	The Honey Bee
20:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:40	Friday Sermon [R]
22:45	Ashab-e-Ahmad
23:25	MTA World News & Khabarnama

Monday 13th September 2010

00:00	Tilawat
00:15	Yassarnal Qur'an
00:35	International Jama'at News
01:15	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
02:20	MTA World News & Khabarnama
03:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:40	Friday Sermon: recorded on 10th September 2010.
05:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	International Jama'at News
07:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	Seerat-un-Nabi
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
10:15	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 14th May 2010.
11:10	Jalsa Salana Speeches: by Maulana Sultan Ahmad on the importance of the recitation if the HolY Qur'an.
11:55	Tilawat
12:05	International Jama'at News
12:35	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
15:00	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Live Rah-e-Huda
17:55	MTA World News
18:25	Arabic Service
19:25	Liqa Ma'al Arab: recorded on 12th August 1998.
20:35	International Jama'at News
21:10	Rah-e-Huda [R]
22:40	Friday Sermon [R]

Tuesday 14th September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Insight & Science and Medicine Review
01:40	Liqa Ma'al Arab: recorded on 12th August 1998.
02:45	MTA World News & Khabarnama
03:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:55	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
04:55	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Science and Medicine Review & Insight
07:10	Zinda Log
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:05	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 1.
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 30th October 2009.
12:00	Tilawat
12:15	Zinda Log
12:45	Science and Medicine Review & Insight
13:15	Bangla Shomprochar
14:30	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 2nd November 2008.
15:25	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Rah-e-Huda
18:05	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 10th September 2010.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:10	Real Talk: An English discussion programme taking a look at contemporary issues.

Wednesday 15th September 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:10	Liqa Ma'al Arab
02:30	Learning Arabic: lesson no. 17.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 1.
05:00	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 2nd November 2008.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Wayne Clements Art Class: part 3.
07:30	Qur'an Seminar
08:50	Question and Answer Session: recorded on 7th June 1998. Part 2.
09:45	Indonesian Service
10:45	Swahili Service
11:55	Zinda Log
12:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 7th February 1986.
13:25	Bangla Shomprochar
14:30	Huzoor's Jalsa Salana Address
15:20	Khabarnama: daily news in Urdu.
15:45	Faith Matters
17:00	MTA World News
17:20	Arabic Service
18:30	Real Talk
19:10	Dars-e-Hadith
19:30	Qur'an Seminar [R]
20:50	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
21:35	From the Archives
22:55	MTA World News
23:10	Tilawat & Dars-e-Hadith

Thursday 16th September 2010

00:05	Liqa Ma'al Arab
01:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
01:55	MTA World News
02:10	Qur'an Seminar
03:40	Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
04:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 7th February 1986.
05:30	Wayne Clements Art Class: part 3.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:05	Faith Matters
09:10	English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 30th April 1994.
10:15	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:05	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 10th September 2010.
14:10	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd November 1994.
15:15	Masih Hindustan Main [R]
16:05	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:35	Dars-e-Malfoozat
17:00	English Mulaqat [R]
18:05	MTA World News
18:35	Arabic Service
20:35	Faith Matters [R]
21:45	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 03 September , 2010 | Issue No. 36

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم و جرمنی، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے حضور انور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

شہدائے لاہور کی قربانیوں کے تناظر میں اخلاص و وفا اور قربانیوں کے عزم کی تجدید کے پُر جوش اظہار۔ نومبائع خواتین کی حضور انور سے ملاقات۔ پاکستان کے بہادر اور مضبوط حوصلوں والے احمدیوں کو خراج تحسین۔ خواتین کی بیعت

قرآن کریم سیکھنے اور پڑھنے کی کوشش کریں۔ ان کے معانی و مطالب بھی سیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں تا کہ ایمان میں مضبوطی پیدا ہو۔

(جرمن نو احمدی مردوں کی حضور انور سے ملاقات اور حضور کی انہیں نہایت اہم نصائح)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

ساتویں قسط

27 جون 2010ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا خطاب

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر، کرسی صدارت پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریر کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم طارق احمد چیمہ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم انیس دیالگڑھی صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ ظلم رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

مکرم مصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے مگر پُر سوز آواز انداز میں پیش کیا۔ اس نظم کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے کلام طاہر سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام بعنوان "مرد حق کی دعا"

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رخ پلٹ جائے گا رُت بدل جائے گی

پیش کیا۔

بعد ازاں پانچ بج کر پانچ منٹ پر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی پُر شوکت خطاب فرمایا۔

(اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 32-31 بمطابق 30/جولائی و 6/اگست 2010ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے دوران بہت رقت آمیز، پُرسوز اور درد و الم سے بھرے ہوئے مناظر دیکھنے میں آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تھی کہ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ (یوسف :87) کہ مَیں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ اس پریشانی اور فریاد کا عملی نظارہ اس اختتامی دعا میں نظر آیا۔ پیارے آقا کی اقتداء میں ہر ایک اپنے غم کو اللہ کے حضور پیش کر رہا تھا۔ ہر ایک کی آنکھیں تر تھیں۔ بہتے ہوئے اشکوں کے ساتھ اللہ کے یہ بندے انتہائی اضطراری حالت میں اپنے مولیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے فریاد کر رہے تھے۔ اپنا دکھ اور غم اس کے دَر پر پیش رہے تھے اور اسی سے مدد و نصرت اور فیصلہ کے طالب تھے اور یقین پر قائم تھے کہ مضطرین کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنے گا اور انشاء اللہ یقیناً سنے گا اور خدا کی غیرت یقیناً جوش میں آئے گی اور آسمان سے اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب کی صدا سنائی دے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اٹل ہے اور کوئی دنیوی تدبیر اور مکر اس کو بدل نہیں سکتا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال کل حاضری 25009 رہی، مستورات کی تعداد 11874 ہے جبکہ مرد حضرات کی حاضری 12523 ہے اور 612 تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔ جرمنی کے علاوہ 49 ممالک سے نمائندگان اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے۔ اس موقع پر افریقی احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا جس پر سارے ہال میں "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ" کی صدا گونجنے لگی۔

بعد ازاں جرمن احمدیوں پر مشتمل ایک گروپ نے جرمن زبان میں ایک نظم کی صورت میں اپنے پیارے آقا سے عقیدت و محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔

پھر عرب احباب کی باری آئی تو انہوں نے بھی اپنے عشق و محبت اور وفا کا اظہار دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے کیا۔

پھر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ایک گروپ نے اپنے عہد وفا اور ہر قربانی پیش کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے یہ ترانہ پیش کیا کہ:

سیدی مرشدی تو سلامت رہے تا قیامت رہے
تیرے دکھ اور غم ہنس کے جھیلیں گے ہم تو سلامت رہے
دھوپ ہو، چھاؤں ہو، اقتدا میں تیری ہم رکیں گے نہیں
ظلم کے سامنے سر یہ کٹ جائیں گے پر جھکیں گے نہیں
اک خدا کے سوا غیر کے سامنے ہاتھ اٹھیں گے نہیں
کوئی شکوہ نہیں، ہونٹ سی لیں گے ہم تو سلامت رہے
سیدی، مرشدی تو سلامت رہے تا قیامت رہے

اس کے بعد جماعت احمدیہ جرمنی کے واقفین نو کے ایک گروپ نے منظوم کلام میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے عزم کو دُہرایا۔

بعد ازاں مجلس انصار اللہ جرمنی، مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے گروپس نے باری باری اپنی تنظیموں کی طرف سے دعائیہ منظوم کلام کے ذریعہ اپنا وجود، اپنی جان، اپنا مال اور اپنی اولاد اور اپنا سب کچھ اللہ کے حضور پیش کرنے کا عزم کیا۔

جب یہ مختلف گروپس باری باری اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت و محبت اور فدائیت کا اظہار کر رہے تھے تو بڑا روح پرور ماحول تھا۔ سرخ بھی، سفید بھی، کالے بھی، گورے بھی ہر قوم اور ہر قبیلہ اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھا تھا۔ سارے ہال سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی کہ "لَبَّیْکَ یَا اِمَامَنَا یَا سَیِّدِیْ" سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "اے ہمارے امام ہمام، اے ہمارے آقا، ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں"۔

یہ روح پرور اور انتہائی ایمان افروز پروگرام اس وقت اپنے اختتام کو پہنچا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فلک بوس نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائع خواتین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

چھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق گزشتہ کچھ عرصہ میں احمدیت قبول کرنے والی بارہ خواتین (نومبائعات) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس ملاقات کا انتظام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی خواتین کی اس ملاقات کے پروگرام میں تشریف لائیں۔

ان بارہ (12) نو احمدی خواتین میں سے دو کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خواتین سے ان کے علاقوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان سے پوچھا کہ جماعت سے تعارف کس طرح ہوا اور آپ نے کیسے بیعت کی؟

✿......ایک خاتون جس کا تعلق اٹلی (Italy) سے ہے اور اس نے جلسہ جرمنی کے دوران بیعت کی ہے۔ اس نے ایک خواب دیکھتا تھا کہ وہ اندھیرے میں بیٹھی ہیں۔ اس دوران ایک روشنی دیکھی اور اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیا اور اچانک دیکھا کہ ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے اور ایک مسجد سامنے ہے۔ وہ مسجد میں داخل ہوتی ہیں اور دعا کرتی ہیں۔ اس خواب کے بعد اس نے ایک قرآن کریم خریدا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تھا۔ اس طرح اس کا جماعت سے تعارف ہوا جو بعد میں بڑھتا گیا اور اب اس جلسہ کے موقع پر بیعت کی سعادت پائی۔

✿......ایک اور خاتون جس کا تعلق مراکش (Morocco)

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں